Postal Reg. No. GDP/001/2013-15

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ　وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 63

ہفت روزہ

بدر

قادیان

شمارہ 28

BADR

The weekly　Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم
نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر
امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

11 رمضان / 1435 ہجری 10 / وفا 1393 ہش 10 / جولائی 2014ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان : سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازئ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارك لنا في عمره وامره۔

خلیفہ وقت کی براہِ راست کسی جگہ موجودگی اپنا ایک علیحدہ اثر رکھتی ہے

خدا تعالیٰ نے ہمارے آقا ومطاع حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء کی اتباع میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خاتم الخلفاء، خاتم الاولیاء اور مجدد الف آخر بنا کر بھیجا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کی اتباع میں خلافت احمدیہ ہی تجدید دین کے کام کو آگے بڑھانے والی ہے اور آگے بڑھا رہی ہے

اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کی غلامی اور خلافت کی اطاعت میں ہی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کے راستے ہیں اس کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کسی طرح بھی عام مجددین کے زمرے میں شامل کرنا جائز نہیں کیونکہ آپ کا زمانہ اور آپ کا مکان اور آپ کی تجدید دین کی حالت ہر زمانے اور ہر مکان اور تمام قسم کی برائیوں اور بدعات کو ختم کرنے پر پھیلی ہوئی ہے۔

آج خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت اس بات پر مہر لگاتی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد قائم ہونے والا نظام خلافت اللہ تعالیٰ کی طرف سے تائید یافتہ ہے

اس وقت آپ لوگ جو ٹی وی کے سامنے بیٹھ کر ایم ٹی اے کے پروگرام دیکھ رہے ہیں اور دنیا میں ہر جگہ ایک ہی وقت میں خلیفہ وقت کے جو خطبات سنے جاتے ہیں، کیا اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت کی یہی ایک دلیل کافی نہیں!

اس سے بڑھ کر دین کے معاملے میں اکائی اور تجدید کا نمونہ اور کیا ہوگا کہ دنیا میں پھیلے ہوئے احمدی ایک اشارے پر اٹھتے اور بیٹھتے ہیں

اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے کے لئے جس طرح عربوں نے اسلام کے پہلے دَور میں اپنا کردار ادا کیا تھا اب اسلام کی حقیقی تصویر دنیا کو دکھانے کے لئے اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں بھی اپنا کردار ادا کریں۔

27 / مئی 2014ء کو یومِ خلافت کے بابرکت موقع کی مناسبت سے ایم ٹی اے پر براہِ راست نشر کیے جانے والے عربی پروگرام میں

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ولولہ انگیز پیغام

’’بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود۔ سب سے پہلے تو سب کو اس بات کی مبارک ہو کہ آج خلافت کے ایک سو چھ سال پورے ہوئے۔ یہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا ایک نشان ہے جو ہر سال ہم خلافت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تائیدات کی صورت میں دیکھتے ہیں اور گزشتہ ایک صدی اس بات کی گواہ ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رسالہ الوصیت میں دو قدرتوں کا ذکر فرمایا ہے۔ پہلی قدرت نبوت اور دوسری قدرت خلافت۔ اور دوسری قدرت کو مزید واضح کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رسالہ الوصیت میں ہی حضرت ابوبکرؓ کی مثال دی ہے کہ جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد ایک افراتفری کا عالم تھا، ہر طرف پریشانی کا عالم تھا، مسلمانوں کے ایمان متزلزل ہو رہے تھے تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کھڑا کیا جنہوں نے پھر خوف کو امن کی حالت میں بدل دیا۔ اور پھر آیت استخلاف کے حوالے سے اس کو مزید واضح فرمایا تا کہ واضح ہو جائے کہ خلافت امن کی ضمانت ہے۔ پھر یہ بھی تسلی دلائی کہ واضح ہو کہ میرے جانے کے بعد دوسری قدرت کے نظارے تم دیکھو گے اور یہ دوسری قدرت ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔ ان سب باتوں سے کیا سمجھ آتا ہے؟ صاف ظاہر ہے کہ آپ حضرت ابوبکر صدیقؓ کا حوالہ دے کر، آیت استخلاف کا حوالہ دے کر، دوسری قدرت کے ہمیشہ جاری رہنے کا حوالہ دے کر آپ اپنے بعد خلافت کے جاری رہنے کی خبر ہمیں عطا فرما رہے ہیں۔ آپ کسی مجدد کی بات نہیں فرما رہے جو آپ کی وفات کے فوراً بعد کھڑا ہوگا اور دین کی تجدید کرے گا بلکہ خلیفہ کی بات فرما رہے ہیں۔ میرے بعد ایک نمائندہ ہوگا جس کی تم لوگ بیعت کرو گے۔ آپ نے فرمایا: وہ میرے بعد میرے نام پر تم سے بیعت لے گا۔ نہ ہی آپ نے کسی انجمن کو بیعت لینے کا اختیار دیا۔

اس بارے میں آپ کو ایک حقیقت اور ایک لطیفہ بھی بیان کر دوں کہ ربوہ میں غیر مبائعینِ خلافت جو علیحدہ ہو کر خلافت ثانیہ کے شروع میں لاہور چلے گئے تھے، ان کی نسل میں سے ایک شخص خلافت ثالثہ میں ربوہ آیا اور ترقی اور تنظیم کو دیکھ کر بڑا حیران ہوا کہ واقعی یہ چیزیں ہمارے اندر نہیں ہیں۔ پھر خلافت رابعہ کی ہجرت کے بعد اس کو ربوہ آنے کا اتفاق ہوا۔ وہی نظام تھا، وہی انجمن تھی، وہی لوگ تھے جو کام کر رہے تھے لیکن دیکھ کر

باقی صفحہ 14 پر ملاحظہ فرمائیں

حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ اور مقدس افراد خاندان پر اخبار ''منصف'' حیدرآباد کے اعتراضات کا جواب

قسط: 26

روزنامہ ''منصف'' حیدرآباد میں حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ اور مقدس افرادِ خاندان کے خلاف افترا اور بہتان طرازیوں پر مشتمل دلآزار مضامین جو محمد متین خالد کے نام سے شائع ہوتے رہے، ان گالیوں کا جواب حوالہ بخدا!

آج کل حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ کے عقائد کو توڑ مروڑ کر عوام الناس کو گمراہ کرنے کی کوشش کی جارہی ہے اور ''قادیانیت اپنے آئینہ میں'' عنوان کے تحت مضامین شائع کیے جارہے ہیں۔ ان مضامین کی حقیقت ظاہر کرنے کیلئے جواب بھجوایا جاتا ہے تو فائل کر دیا جاتا ہے۔ ''منصف'' کو اپنے اس انصاف کا بھی دُنیا میں نہیں تو خدا تعالیٰ کی عدالت میں ضرور جواب دہ ہونا پڑے گا۔ بہرحال سو سال سے اِن گھسے پٹے اعتراضات کا جواب دیا جاتا رہا ہے، ایک مرتبہ پھر ہم اپنے ہفت روزہ اخبار ''بدر'' میں شائع کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ''منصف'' کی ڈھول سے ہمارے سادہ لوح مسلمان بھائیوں کی آنکھیں صاف فرماوے آمین! (مدیر)

مولوی محمد حسین بٹالوی اور اس کے رفقا کی ذلت کی پیشگوئی

گذشتہ قسط میں قارئین ملاحظہ کر چکے ہیں کہ پنڈت لیکھرام کی وفات کے بعد جب مولوی محمد حسین بٹالوی نے اس پیشگوئی کی عظمت کو کم کرنا چاہا اور کوشش کی کہ لوگ اس پر ایمان نہ لائیں تو حضرت مسیح موعودؑ نے مولوی صاحب کو جلسہ عام میں مباہلہ کی دعوت دی۔ حضورؑ نے فرمایا کہ اگر اس قسم کے مباہلہ کے بعد ایک سال کے اندر مولوی صاحب پر کوئی عذاب نہ آیا تو آپؑ مولوی صاحب کے ہاتھ پر توبہ کریں گے اور اس بارے میں اپنی ساری کتب جلا دیں گے۔

مولوی محمد حسین بٹالوی نے حضورؑ کی اس دعوت مباہلہ کو یہ کہہ کر ٹال دیا کہ وہ قسم اُس صورت میں کھائیں گے جب اس قسم کا نتیجہ فوری برآمد ہو۔ (زیادہ سے زیادہ تین دن) یہ دراصل اُن کا فرار تھا جو انہوں نے نہایت چالاکی سے اختیار کیا تھا۔

قارئین معترض کا یہ شرمناک جھوٹ بھی ملاحظہ فرما چکے ہیں کہ مقدمہ ڈاکٹر مارٹن کلارک میں نعوذ باللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جج نے سرزنش کی اور اپنے مخالفین کے معاملہ میں میانہ روی اختیار کرنے کا نوٹس دیا۔

آگے اپنے اس جھوٹ کی تائید میں مزید جھوٹ بولتے ہوئے معترض نے لکھا کہ:

''اس نوٹس نے مرزا کا قافیہ اس قدر تنگ کیا کہ اس پر مخالفین کے بارے میں الہام کی آمد ہی بند ہوگئی... آخر ایک بغلی گھونسا تلاش کر ہی لیا یعنی خود تو سامنے نہ آیا لیکن اپنے مریدوں کے ذریعہ چار شہروں لاہور، لدھیانہ، پٹیالہ اور شملہ سے ایک ایک اشتہار شائع کروایا جن کا مضمون گالیوں اور بدزبانیوں کو نکال دینے کے بعد صرف یہ تھا۔

''مولوی محمد حسین بٹالہ ہی میں مرزا کے ساتھ مباہلہ کریں اگر اس مباہلہ کا اثر ظاہر نہ ہوا یعنی مولانا بٹالوی پر سال بھر میں کوئی عذاب شدید نازل نہ ہوا تو انہیں آٹھ سو پچیس روپے انعام دیا جائے گا.....

اس کے جواب میں مولانا ابوالحسن تبتی نے لکھا کہ اگر مرزا خود مباہلہ کا اشتہار دے یا ان شائع شدہ اشتہاروں کے بارے میں یہ ظاہر کردے کہ یہ اس کی مرضی سے لکھے گئے ہیں تو مولانا بٹالوی مباہلہ کیلئے بلا پس و پیش حاضر ہیں۔ مولانا تبتی کے اس اشتہار سے مرزا پر پھر اضطرابی کیفیت طاری ہوگئی۔ مباہلہ کی ہمت تو نہ کرسکا ہاں ایک اشتہار البتہ شائع کیا جس میں اس نے لکھا.....

.....میں نے خدائے تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ وہ مجھ میں اور محمد حسین میں آپ فیصلہ کرے اور وہ دعا جو میں نے کی ہے یہ ہے کہ اے میرے ذوالجلال پروردگار، اگر میں تیری نظر میں ایسا ہی ذلیل اور جھوٹا اور مفتری ہوں جیسا کہ محمد حسین بٹالوی نے اپنے رسالہ اشاعۃ السنہ میں بار بار مجھ کو کذاب اور دجال اور مفتری کے لفظ سے یاد کیا ہے اور جیسا کہ اس نے اور محمد بخش جعفر زٹلی اور ابوالحسن تبتی نے اس اشتہار میں جو 10 نومبر 1897ء (1898ء ناقل) کو چھپا ہے میرے ذلیل کرنے میں کوئی دقیقہ اُٹھا نہیں رکھا تو اے میرے مولا! اگر میں تیری نظر میں ایسا ہی ذلیل ہوں تو مجھ پر تیرہ ماہ کے اندر یعنی 15 دسمبر 1898 سے 15 جنوری 1900ء تک ذلت کی مار وارد کر اور ان لوگوں کی عزت اور وجاہت ظاہر کر اور اس روز روز کے جھگڑے کا فیصلہ فرما لیکن اگر میرے آقا میرے مولا میرے منعم میری ان نعمتوں کے دینے والے جو تو جانتا ہے اور میں جانتا ہوں تیری جناب میں میری کچھ عزت ہے تو میں عاجزی سے دعا کرتا ہوں کہ ان تیرہ مہینوں میں جو 15 دسمبر 1898ء سے 15 جنوری 1900ء تک شمار کئے جائیں گے شیخ محمد حسین اور جعفر زٹلی اور تبتی مذکور کو جنہوں نے میرے ذلیل کرنے کیلئے یہ اشتہار لکھا ہے ذلت کی مار سے دنیا میں رسوا کر۔ غرض اگر یہ لوگ تیری نظر میں سچے اور متقی اور پرہیزگار اور میں کذاب اور مفتری ہوں تو مجھے ان تیرہ مہینوں میں ذلت کی مار سے تباہ کر اور اگر تیری جناب میں مجھے وجاہت اور عزت ہے تو میرے لئے یہ نشان ظاہر فرما کہ ان تینوں کو ذلیل اور رسوا کر۔''

معترض نے لکھا کہ اس پیشگوئی کا حشر یہ ہوا کہ اس اشتہار کے بعد مولوی محمد حسین بٹالوی نے بعض افسروں سے شکایت کی کہ میری بابت مرزا نے پیشگوئی کر رکھی ہے۔ مبادا میں بھی لیکھرام کی طرح مارا جاؤں۔ اس لئے بطور حفاظت خود اختیاری مجھے ہتھیار ملنے چاہئیں۔ اس پر مرزا کی طلبی ہوئی کہ کیوں نہ اس سے حفظ امن کی ضمانت لی جائے۔ لہٰذا عدالت میں مرزا سے اس اقرارنامے پر دستخط لئے گئے آئندہ وہ پیشگوئیوں سے پرہیز کرے۔

.....پھر مرزا کی اس ذلت و رسوائی پر مہر توثیق اس فقرے نے ثبت کی جسے اس اقرارنامہ کی منظوری کی بنیاد پر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے بصورت آرڈر جاری کیا تھا۔ ڈی سی نے لکھا تھا کہ

''ان اقرارنامہ جات کی نظر سے مناسب ہے کہ کارروائی حال مسدود کی جائے لہٰذا ہم مرزا قادیانی کو رہا کرتے ہیں۔''

معترض نے لکھا کہ:۔

یہ آرڈر 24 فروری 1899ء کو مفصلہ بالا اقرارنامے پر مرزا کے دستخط ہو جانے کے بعد جاری ہوا تھا۔ یعنی مرزا نے مولانا بٹالوی اور ان کے رفقاء پر ذلت و رسوائی کے نزول کے لئے 15 دسمبر 1898ء سے 15 جنوری 1900ء تک کی جو تیرہ ماہ مدت مقرر کی تھی اس مدت کو شروع ہوئے ابھی پورے طور پر ڈھائی ماہ بھی نہیں گزرے تھے کہ خود مرزا پر ذلت و رسوائی کی یہ مار پڑ گئی جو خود ان کے اپنے الہام اور ان کی اپنی تشریح و تجویز کے مطابق ان کے ظالم و باطل ہونے کی روشن دلیل ہے......

اس کے برخلاف اس تیرہ مہینے کی مدت میں مولانا محمد حسین بٹالوی کو عوامی و سرکاری دونوں سطح پر نمایاں عزت حاصل ہوئی۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ مولانا عبدالجبار غزنوی اور مولانا احمد اللہ امرتسریؒ جو چوٹی کے عالم تھے اور عوام و خواص میں انتہائی عزت و وقار کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے اور حافظ محمد یوسف پنشنر امرتسری جو نہایت ہی معزز اور سربرآوردہ افراد میں سے تھے ان میں باہمی رنجش تھی۔ یہ رنجش 15 اکتوبر 1901ء کو مولانا بٹالوی ہی کی کوشش سے دور ہوئی جو آپ کے غایت درجہ عزت و مقبولیت کی دلیل ہے اور سرکاری اعزاز یہ حاصل ہوا کہ اسی دوران مولانا بٹالوی کو حکومت کی طرف سے زمین کا عطیہ ملا۔

باقی رہے مولانا بٹالوی کے دونوں رفقاء تو وہ نہ صرف یہ کہ ہر طرح سے سلامت رہے بلکہ مرزا کے برعکس ان کی زبان و قلم کو پوری آزادی حاصل رہی اور سب سے بڑھ کر یہ کہ خود مرزا نے لکھا تھا'' ان (دونوں) کی عزت و ذلت دونوں طفیلی ہیں۔''

(اخبار منصف مورخہ 3 جنوری 2014)

اب ہم باری باری معترض کے اس سارے دجل کا پردہ چاک کریں گے۔

جیسا کہ یہ ثابت شدہ امر ہے کہ مقدمہ ڈاکٹر مارٹن کلارک میں کپتان ڈگلس نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نہیں بلکہ مولوی محمد حسین بٹالوی کو تنبیہہ کی تھی اور سخت سرزنش کی تھی۔ لہٰذا معترض کا یہ قول خود بخود جھوٹا ثابت ہو جاتا ہے کہ اس نوٹس نے مرزا کا قافیہ اس قدر تنگ کیا کہ اس پر مخالفین کے بارے میں الہام کی آمد ہی بند ہوگئی۔ حضرت مسیح موعودؑ کو اللہ تعالیٰ ساری زندگی اپنے نیک اور مخالفین کے بد انجام کی خبریں دیتا رہا اور وہ نہایت صفائی سے اپنے وقت پر پوری ہوتی رہیں۔

حیرت ہے کہ معاندین احمدیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت میں جھوٹ پر جھوٹ بولتے چلے جاتے ہیں اور اس خدا سے نہیں ڈرتے جس نے جھوٹ کو بت پرستی کے برابر قرار دیا ہے۔

معترض کا یہ قول بھی اس جھوٹ کی نجاست کا ہی ایک حصہ ہے جس میں وہ کہتا ہے کہ اس نوٹس کے بعد مرزا خود تو سامنے نہیں آیا لیکن اپنے مریدوں سے لاہور، لدھیانہ، پٹیالہ اور شملہ سے اشتہار شائع کروا دیا کہ مولوی محمد حسین بٹالوی لاہور میں مرزا کے ساتھ مباہلہ کرے۔

حقیقت یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کبھی اشارۃً یا کنایۃً بھی اپنے مریدوں کو ایسا اشتہار شائع کرنے کیلئے آمادہ نہیں کیا۔

بات دراصل یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی بابت پنڈت لیکھرام بڑی شان سے پوری ہوئی تھی اور ایک دنیا اس عظیم الشان نشان کو دیکھ کر حق کو قبول کر رہی تھی۔ لیکن مولوی محمد حسین بٹالوی ایک طرف جہاں اپنی پوری قوت اس پیشگوئی کی شان و شوکت کو کم کرنے میں خرچ کر رہا تھا وہیں دوسری طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعوت مباہلہ کو تسلیم کرنے میں بھی پس و پیش سے کام لے رہا تھا۔

(درحقیقت یہ مباہلہ صرف اسی ایک امر کے متعلق نہیں بلکہ وہ شروع سے ہی حضرت مسیح موعودؑ کا اول المکذبین تھا اور رسالہ اشاعۃ السنۃ کو اسی تکفیر بازی میں وقف کر رکھا تھا۔ لہٰذا ان تمام وجوہات کی بنا پر اُسے مباہلہ کا چیلنج دیا گیا تھا۔)

اس صورت حال کو دیکھتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک مخلص مرید حضرت مولوی عبدالقادر صاحب لدھیانوی نے مولوی محمد حسین بٹالوی کو خط لکھا کہ :

''سب سے بہتر اور آسان طریق فیصلہ یہ معلوم دیتا ہے کہ آپ اہل اسلام کی طرف سے اور مرزا صاحب خود اپنے دعاوی کے منجانب اللہ ہونے کے اطمینان پر بٹالہ ہی کے کسی میدان میں مباہلہ کر کے عام خلق اللہ پر احسان کریں اور ہدایت کی راہ کھول دیں کیونکہ کاذب تو مغضوب الٰہی ہو کر سال کے اندر ہی فوق العادت عذاب میں مبتلاء ہو کر دوسرے کی صداقت پر مہر کر دے گا۔''

(الحکم مورخہ 20-27 ستمبر 1898)

(باقی صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں)

خطبہ جمعہ

اطاعت کے مضمون کو سمجھنے کی سب سے زیادہ ضرورت ہر سطح کے عہدیداروں کو ہے۔ اگر عہدیدار اس مضمون کو سمجھ جائیں تو افرادِ جماعت خود بخود اس کی طرف توجہ کریں گے اور ہر سطح پر اطاعت کے نمونے ہمیں نظر آئیں گے۔

پس امیر بھی، صدر بھی اور دوسرے عہدیدار بھی پہلے اپنے جائزے لیں کہ کیا ان کی اطاعت کے معیار ایسے ہیں کہ ہر حکم جو خلیفہ وقت کی طرف سے آتا ہے اس کی بلا چون و چرا تعمیل کرتے ہیں یا اس میں تاویلیں نکالنے کی کوشش میں لگ جاتے ہیں۔ اگر تاویلیں نکالتے ہیں تو یہ اطاعت نہیں۔

بعض عہدیدار خلیفہ وقت سے جو کوئی ہدایت آتی ہے تو اس پر عمل بھی کر لیتے ہیں لیکن بڑے انقباض سے، نہ چاہتے ہوئے یہ عمل کرتے ہیں۔ اور نہ چاہتے ہوئے عمل کرنا کوئی اطاعت نہیں ہے۔ اطاعت وہی ہے جو فوری طور پر کی جائے۔

امامت اور خلافت اور ڈکٹیٹر شپ میں بڑا فرق ہے۔ خلافت زمانے کے امام کو ماننے کے بعد قائم ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق قائم ہوئی ہے اور ہر ماننے والا یہ عہد کرتا ہے کہ ہم خلافت کے نظام کو جاری رکھیں گے۔ دین میں کوئی جبر نہیں ہے۔ جب اپنی خوشی سے دین کو مان لیا تو پھر دین کے قیام کے لئے اس عہد کو نبھانا بھی ضروری ہے جو خلافت کے قیام کے لئے ایک احمدی کرتا ہے اور جو قومی یکجہتی کے لئے، وحدت کے لئے ضروری ہے۔

جماعت احمدیہ کے افراد ہی وہ خوش قسمت ہیں جن کی فکر خلیفہ وقت کو رہتی ہے۔ کوئی مسئلہ بھی دنیا میں پھیلے ہوئے احمدیوں کا چاہے وہ ذاتی ہو یا جماعتی ایسا نہیں جس پر خلیفہ وقت کی نظر نہ ہو اور اس کے حل کے لئے وہ عملی کوشش کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتا نہ ہو، اس سے دعائیں نہ مانگتا ہو۔

دنیا کا کوئی ملک نہیں جہاں رات سونے سے پہلے چشم تصور میں مَیں نہ پہنچتا ہوں اور ان کے لئے سوتے وقت بھی اور جاگتے وقت بھی دعا نہ ہو۔ یہ مَیں باتیں اس لئے نہیں بتا رہا کہ کوئی احسان ہے۔ یہ میرا فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ اس سے بڑھ کر مَیں فرض ادا کرنے والا بنوں۔

جماعت جب بڑھتی ہے تو منافقین بھی اپنا کام کرنا چاہتے ہیں۔ حاسدین بھی اپنا کام کرتے ہیں۔ خلافت سے سچی وفا یہ ہے کہ ان کے منصوبوں کو ہر سطح پر ناکام بنائیں۔

دوسرے مسلمان بیشک قرآن و سنت کو ماننے اور عمل کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن ہمیں ان میں صبر اور برداشت نظر نہیں آتی۔
آج صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کا ہی طُرّہ امتیاز ہے کہ صبر اور برداشت کے ایسے نمونے قائم کر رہے ہیں جو قابل رشک ہیں

کیا ہی خوش قسمت ہیں وہ جو کامل اطاعت کے ساتھ امام وقت کی باتوں کو سنتے ہیں اور ان پر عمل کرتے ہیں اور یہی باتیں ہیں جو پھر خلافت کے انعام سے بھی فیض پانے والا بناتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں خلافت کے فیض سے فیض پانے والے وہی بتائے ہیں جو عمل صالح کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں، توحید کو قائم رکھنے والے ہیں۔ اور یہی وہ لوگ ہیں جو تقویٰ پر چلنے والے کہلاتے ہیں

خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والوں اور تقویٰ پر چلنے والوں کا مقصد دنیاوی ہار جیت نہیں ہے بلکہ کامل اطاعت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا اور تقویٰ میں بڑھنا ہوتا ہے۔ ہمارا مقصد خدا تعالیٰ کی حکومت دنیا میں قائم کرنا ہے۔ کوئی ذاتی نفع رسانی نہیں ہے۔ توحید کا جھنڈا لہرانا ہے۔ ہم نے دنیا کے دل جیت کر دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لانا ہے۔ اسی مقصد کے لئے ہمارے تبلیغی پروگرام ہیں اور دوسرے پروگرام ہیں۔ اس کے حصول کے لئے ہماری دعاؤں کی طرف توجہ ہے اور ہونی چاہئے

اس روح کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ خلافت ہے کیا؟ اور یہ بات اسی وقت سمجھ آئے گی جب کامل اطاعت پر یقین پیدا ہوگا۔ کوئی جتنا جتنا بھی اپنے آپ کو عالم مدبّر یا مقرر سمجھتا ہے، اگر اطاعت نہیں ہے تو نہ ہی جماعت احمدیہ میں اس کی کوئی جگہ ہے، نہ ہی اس کا یہ علم اور عقل دنیا کو کوئی روحانی فائدہ پہنچا سکتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے اس فقرے کو ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ انسان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اتباعِ امام کو اپنا شعار بناوے۔ پس جب مکمل طور پر خلیفہ وقت کی پیروی اور اطاعت اختیار کریں گے، خلیفہ وقت کی طرف سے ملنے والی ہدایات اور حکموں پر عمل کریں گے اور ان کی توجیہیں اور تاویلات نکالنی بند کر دیں گے تو علم بھی اور عقل بھی اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرتے ہوئے ثمر آور ہوگی اور پھل پھول لائے گی

عہدیداران اپنے آپ کو اولی الامر سمجھ کر اپنی اطاعت کروانے کے اس وقت تک حقدار نہیں کہلا سکتے جب تک خلافت کی کامل اطاعت اپنے اوپر لاگو نہیں کرتے اور تاویلیں کرنے سے پرہیز نہیں کرتے

ہم دنیا میں تبلیغ کا کام کر رہے ہیں۔ جرمنی کیا اور یورپ کیا ہمیں تو انشاء اللہ تعالیٰ تمام دنیا کو فتح کرنا ہے۔ لیکن تلوار سے نہیں بلکہ دل جیت کر۔ اسلام کی خوبصورت تعلیم سے دلوں کو گھائل کرکے

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 06؍ جون 2014ء بمطابق 06 احسان 1393 ہجری شمسی بمقام فرانکفرٹ۔ جرمنی

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل 27؍ جون 2014 کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔
اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ۔ وَاِلَى السَّمَآءِ كَيْفَ رُفِعَتْ۔ وَاِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ۔ وَاِلَى الْاَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ (الغاشیہ: 18-21)

یہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر احسان ہے کہ اس نے ہمیں زمانے کے امام مسیح موعود اور مہدی موعود کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی۔ جہاں بھی اور جس معاملے میں بھی ہمیں رہنمائی کی ضرورت ہو، کسی بات کو سمجھنے کی ضرورت ہو۔ قرآن کریم میں بیان فرمودہ حکمت کے موتیوں کو تلاش کرنے کی ضرورت ہو یا ان کی تلاش ہو تو ہمیں اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے اس فرستادے کی کتب اور ارشادات مل جاتے ہیں جو ہمارے مسائل حل کرتے ہیں۔ یہ آیات جو میں نے

تلاوت کی ہیں جمعہ پر اکثر ہم دوسری رکعت میں پڑھتے ہیں۔سورۃ غاشیۃ کی یہ آیات پڑھی جاتی ہیں۔ان میں پہلی آیت جو میں نے پڑھی ہے یعنی اَفَلَا یَنْظُرُوْنَ اِلَی الْاِبِلِ کَیْفَ خُلِقَتْ۔ کیا وہ اونٹوں کی طرف نہیں دیکھتے کہ کیسے پیدا کئے گئے؟اس کی جو تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمائی ہے وہ اپنی گہرائی اور خوبصورتی اور علم وعرفان اور پھر عملی حالت پر منطبق کرنے کا ایک عجیب اور جدا نقشہ کھینچتی ہے۔آپ علیہ السلام نے اس آیت سے نبوت اور امامت کی اطاعت کے مسئلہ کو حل فرمایا ہے اور نبوت اور امامت کے ساتھ جڑنے والوں کے لئے جو بنیادی چیز ہے یعنی اطاعت اور کامل اطاعت اس کو آپ نے اِبِل یعنی اونٹ کے لفظ سے یا اونٹوں کے لفظ سے جوڑ کر وضاحت فرمائی ہے۔بظاہر یہ عجیب سی بات لگتی ہے کہ اونٹوں اور نبوت اور امامت کی اطاعت کا کیا جوڑ ہے لیکن جس طرح کھول کر آپ نے تشریح فرمائی ہے اس سے اس جوڑ کا حیرت انگیز ادراک ہمیں بھی حاصل ہوتا ہے۔آپ کی تفسیر پہلے پیش کرتا ہوں۔فرماتے ہیں کہ

’’قرآن شریف میں جو یہ آیت آئی ہے اَفَلَا یَنْظُرُوْنَ اِلَی الْاِبِلِ کَیْفَ خُلِقَتْ (الغاشیہ:18)۔ یہ آیت نبوّت اور امامت کے مسئلہ کو حل کرنے کے واسطے بڑی معاون ہے۔اونٹ کے عربی زبان میں ہزار کے قریب نام ہیں اور پھر ان ناموں میں سے اِبِل کے لفظ کو جو لیا گیا ہے اس میں کیا سِرّ ہے؟ کیوں اِلَی الْجَمَل بھی تو ہوسکتا تھا‘‘؟ جَمَل بھی تو اونٹ کو کہتے ہیں۔فرمایا کہ ’’اصل بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ جَمَل ایک اونٹ کو کہتے ہیں اور اِبِل اسم جمع ہے۔ یہاں اللہ تعالیٰ کو چونکہ تمدّنی اور اجمالی حالت کا دکھانا مقصود تھا اور جَمَل میں جو ایک اونٹ پر بولا جاتا ہے یہ فائدہ حاصل نہ ہوتا تھا اسی لئے اِبِل کے لفظ کو پسند فرمایا۔ اونٹوں میں ایک دوسرے کی پیروی اور اطاعت کی قوّت ہے۔دیکھو اونٹوں کی ایک لمبی قطار ہوتی ہے اور وہ کس طرح پر اس اونٹ کے پیچھے ایک خاص انداز اور رفتار سے چلتے ہیں اور وہ اونٹ جو سب سے پہلے بطور امام اور پیشرَو کے ہوتا ہے وہ ہوتا ہے جو بڑا تجربہ کار اور راستہ سے واقف ہو۔پھر سب اونٹ ایک دوسرے کے پیچھے برابر رفتار سے چلتے ہیں اور ان میں سے کسی کے دل میں برابر چلنے کی ہوس پیدا نہیں ہوتی جو دوسرے جانوروں میں ہے۔جیسے گھوڑے وغیرہ میں۔گویا اونٹ کی سرشت میں اِتّباعِ امام کا مسئلہ ایک مانا ہوا مسئلہ ہے۔اس لئے اللہ تعالیٰ نے اَفَلَا یَنْظُرُوْنَ اِلَی الْاِبِلِ کہہ کر اس مجموعی حالت کی طرف اشارہ کیا ہے جبکہ اونٹ ایک قطار میں جا رہے ہوں۔اسی طرح پر ضروری ہے کہ تمدّنی اور اتحادی حالت کو قائم رکھنے کے واسطے ایک امام ہو‘‘۔ یہ پہلی بات ہمیں یاد رکھنی چاہئے۔اس سے مطابقت کے لئے تمدنی اور اتحادی حالت قائم رکھنے کے لئے ایک امام ہو۔’’ پھر یہ بھی یاد رہے کہ یہ قطار سفر کے وقت ہوتی ہے۔پس دنیا کے سفر کو قطع کرنے کے واسطے جب تک ایک امام نہ ہو انسان بھٹک بھٹک کر ہلاک ہو جاوے‘‘۔ دنیا کا بھی جو زندگی کا سفر ہے اس میں ایک امام ہونا ضروری ہے جو صحیح رہنمائی کرتا رہے۔’’ پھر اونٹ زیادہ بارکش اور زیادہ چلنے والا ہے۔اس سے صبر و برداشت کا سبق ملتا ہے۔ پھر اونٹ کا خاصہ ہے کہ وہ لمبے سفروں میں کئی کئی دنوں کا پانی جمع رکھتا ہے۔غافل نہیں ہوتا۔پس مومن کو بھی ہر وقت اپنے سفر کے لئے تیار اور محتاط رہنا چاہئے اور بہترین زادِ راہ تقویٰ ہے‘‘۔فرمایا کہ ’’اُنْظُر کے لفظ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دیکھنا بچوں کی طرح نہیں ہے بلکہ اس سے اتّباع کا سبق ملتا ہے کہ جس طرح پر اونٹ میں تمدّنی اور اتّحادی حالت کو دکھایا گیا ہے اور ان میں اتّباعِ امام کی قوت ہے۔اسی طرح پر انسان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اتّباعِ امام کو اپنا شعار بناوے۔کیونکہ اونٹ جو اس کے خادم ہیں ان میں بھی یہ مادہ موجود ہے۔ کَیْفَ خُلِقَتْ میں ان فوائد جامع کی طرف اشارہ ہے جو اِبِل کی مجموعی حالت سے پہنچتے ہیں‘‘۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 394-393 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس اس زمانے میں جب اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق مسیح موعود کو بھیجا اور ہمیں پھر انہیں ماننے کی توفیق بھی عطا فرمائی اور پھر آپ کے بعد خلافت کے جاری نظام سے بھی نوازا۔ہمیں اس انعام کی قدر کرنی چاہئے اور اس روح کو سمجھنا چاہئے جو خلافت کے نظام میں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جو مَیں مفہوم بیان کر رہا ہوں کہ میرے نام پر افراد جماعت سے بیعت لینے والے افراد آتے رہیں گے۔(ماخوذ از الوصیت، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 306) یعنی خلافت آپ کی نیابت میں آپ کے نام پر بیعت لے گی۔ جب آپ کے نام پر بیعت لی جارہی ہے تو پھر خلافت کی بیعت اور اطاعت کی کڑی بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے جا کے ملتی ہے۔پس یہ جو اقتباس مَیں نے پڑھا ہے اس میں نبوت اور امامت کا جو تعلق آپ نے اِبِل کی خصوصیات کے ساتھ جوڑا ہے اس کا واضح مطلب یہ ہے کہ آپ کے بعد خلافت کے جاری نظام سے جڑے رہنے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی بیعت میں آنے والوں کی روحانی بقا اور ترقی ہے اور یہ ضمانت ہے۔اس میں جماعت کی ترقی اسی صورت میں ہے جب ہم خلافت کے نظام سے جڑے رہیں گے۔اسی میں شیطانی حملوں سے بچنے کے سامان بھی ہیں۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امام تمہاری ڈھال ہے۔

(الصحیح البخاری کتاب الجهاد و السیر باب یقاتل من وراء الامام ویتقی بہ حدیث 2957)

پس اس ڈھال کے پیچھے رہو گے تو بچت کے سامان ہیں اور ڈھال کے پیچھے رہنا یہی ہے کہ کامل اطاعت کرو۔اپنی لائنوں پر چلو۔اس قطار میں چلو جو تمہارے لئے مقرر کر دی گئی ہے۔اس سے ذرا باہر نکلے تو بھٹکنے کا خطرہ ہے گمنے کا خطرہ ہے۔

پھر اطاعت کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد بھی یاد رکھنا چاہئے کہ وَمَنْ اَطَاعَ اَمِیْرِیْ فَقَدْ اَطَاعَنِیْ وَ مَنْ عَصٰی اَمِیْرِیْ فَقَدْ عَصَانِیْ۔ (مسند ابی داؤد الطیالسی جلد دوم صفحہ 736 حدیث 2554 مطبوعہ دار الکتب العلمیة بیروت 2004ء) اور جس نے میرے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے میرے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اطاعت امیر کے بارے میں اور بھی بہت سے ارشادات ہیں۔اسی طرح قرآن کریم میں بھی متعدد جگہ اطاعت اور فرمانبرداری کے حکم دیئے گئے ہیں۔اس لئے کہ یہی ایک راز ہے جو جماعتی ترقی کے لئے جاننا ضروری ہے۔ ہر اس شخص کے لئے جاننا ضروری ہے جو جماعت سے منسلک ہے۔ پس اس بات کو سمجھنے کی افراد جماعت کو بہت زیادہ ضرورت ہے۔خاص طور پر آجکل کے دور میں جبکہ آزادی کے نام پر ان غلط خیالات کا اظہار کیا جاتا ہے کہ کیوں ہم پابندیاں کریں؟ کیوں ہمارے پر پابندیاں عائد ہوتی ہیں؟ کیوں ہمیں بعض معاملات میں آزادی نہیں؟ ایک احمدی مسلمان کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اسلام نے ہر جائز آزادی اپنے ماننے والوں کو دی ہے۔اور جتنی آزادیاں اسلام میں ہیں شاید ہی کسی دوسرے مذہب میں ہوں بلکہ اس کے مقابلے میں نہیں ہیں۔لیکن بعض حدود جو قائم کی ہیں وہ انسان کے اپنے اخلاق کی درستی کے لئے، روحانی ترقی کے لئے اور جماعتی یکجہتی کے لئے اور جماعتی ترقی کے لئے قائم کی گئی ہیں اور ان کے اندر رہنا ضروری ہے۔

یہاں میں عہدیداروں کو بھی کہوں گا کہ اگر جماعتی ترقی میں ممد و معاون بننا ہے اور عہدے صرف بڑائی کی خاطر نہیں لئے گئے۔اپنے اظہار کی خاطر نہیں لئے گئے۔اپنی انا کی تسکین کی خاطر نہیں لئے گئے تو اطاعت کے مضمون کو سمجھنے کی سب سے زیادہ ضرورت ہر سطح کے عہدیداروں کو ہے۔اگر عہدیدار اس مضمون کو سمجھ جائیں تو افراد جماعت خود بخود اس کی طرف توجہ کریں گے۔اور ہر سطح پر اطاعت کے نمونے ہمیں نظر آئیں گے۔ہمیں اونٹوں کی قطار کی پیروی کرتے ہوئے سب نظر آئیں گے۔ایک رخ پر چلتے ہوئے نظر آئیں گے۔امام کے قدم سے قدم ملاتے ہوئے چلتے ہوئے نظر آئیں گے۔ پس امیر بھی، صدر بھی اور دوسرے عہدیدار بھی پہلے اپنے جائزے لیں کہ کیا ان کی اطاعت کے معیار ایسے ہیں کہ ہر حکم جو خلیفہ وقت کی طرف سے آتا ہے اس کی بلا چون و چرا تعمیل کرتے ہیں یا اس میں تاویلیں نکالنے کی کوشش میں لگ جاتے ہیں۔اگر تاویلیں نکالتے ہیں تو یہ اطاعت نہیں۔روایات میں ایک واقعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کا آتا ہے۔جب گلی میں چلتے ہوئے آپ کے ایک صحابی عبداللہ بن مسعود نے ’بیٹھ جاؤ‘ کی آواز سنی اور بیٹھ گئے۔آواز سن کر یہ نہیں کہا کہ یہ حکم تو اندر مسجد والوں کے لئے ہے بلکہ آواز سنی اور بیٹھ گئے اور بیٹھے بیٹھے مشکل سے قدم قدم مسجد کی طرف بڑھنا شروع کیا۔کسی پوچھنے والے نے پوچھا کہ یہ آپ کو کیا ہوا ہے جو اس طرح گھسٹ رہے ہیں۔آپ نے یہی جواب دیا کہ اندر سے مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز آئی تھی کہ بیٹھ جاؤ تو میں بیٹھ گیا۔ پوچھنے والے نے کہا کہ یہ حکم تو اندر والوں کے لئے تھا۔آپ نے جواب دیا مجھے اس سے غرض نہیں کہ یہ اندر والوں کے لئے ہے یا باہر والوں کے لئے یا سب کے لئے۔میرے کان میں اللہ کے رسول کی آواز پڑی اور میں نے اطاعت کی۔پس یہی میرا مقصد ہے۔(ماخوذ از سنن ابی داؤد کتاب الجمعة باب الامام یکلم الرجل فی خطبته حدیث 1091)

پس یہ معیار ہیں اطاعت کے جو ہمیں حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔بعض عہدیدار خلیفۂ وقت سے جو کوئی ہدایت آتی ہے تو اس پر عمل بھی کر لیتے ہیں لیکن بڑے انقباض سے، نہ چاہتے ہوئے یہ عمل کرتے ہیں۔اور نہ چاہتے ہوئے عمل کرنا کوئی اطاعت نہیں ہے۔اطاعت وہی ہے جو فوری طور پر کی جائے۔اپنی رائے رکھنا کوئی بری بات نہیں ہے۔لیکن جب کسی معاملے میں خلیفہ وقت کا فیصلہ آجائے کہ یوں کرنا ہے تو پھر اپنی رائے کو یکسر بھلا دینا ضروری ہے۔حضرت مرزا بشیر احمد صاحب فرمایا کرتے تھے کہ مَیں بعض معاملات میں اپنی رائے رکھتا ہوں اور اپنی طرف سے دلیل کے ساتھ خلیفۃ المسیح کو اپنی رائے پیش کرتا ہوں لیکن اگر میری رائے ردّ ہو جائے تو کبھی مجھے خیال بھی نہیں آیا کہ کیوں یہ ردّ ہوئی ہے یا میری رائے کیا تھی۔پھر میری رائے وہی بن جاتی ہے جو خلیفہ وقت کی رائے ہے۔پھر کامل اطاعت کے ساتھ اس حکم کی بجا آوری پر میں لگ جاتا ہوں جو خلیفہ وقت نے حکم دیا تھا۔(ماخوذ از حیات بشیر مؤلفہ شیخ عبدالقادر صاحب سابق سوداگرمَل صفحہ 323-322 مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس ربوہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: غسّال کی طرح اپنے آپ کو امام کے ہاتھ میں دو۔

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

’الیس اللہ بکافٍ عبدہ‘ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں

اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

Love For All Hatred For None

SPARSH INFO SOLUTIONS PVT. LTD.

Employee Background Verification Company, Bangalore

Website: www.sparshinfo.co.in

DIRECTOR VALIYUDDIN K

"FOR FIELD EXECUTIVE JOBS CONTACT US"

(ماخوذ از خطبات نور صفحہ 131) جس طرح مردہ اپنے آپ کو ادھر ادھر نہیں کر سکتا، حرکت نہیں کر سکتا، اس کو نہلانے والا اس کو حرکت دے رہا ہوتا ہے۔ (ماخوذ از خطبات نور صفحہ 131 مطبوعہ ربوہ)

اسی طرح کامل اطاعت والے کا فرض ہے کہ اپنے آپ کو امام کے ہاتھ میں دیدے اور جب یہ معیار ہوگا تو تبھی عہد بیعت نبھانے والے بن سکیں گے۔ تبھی اللہ اور اس کے رسول کے بتائے ہوئے اطاعت کے معیاروں کو حاصل کرنے والے بن سکیں گے۔

پس ہم میں سے ہر ایک کو جس نے بیعت کا عہد کیا ہے نہ صرف یہ سوچ پیدا کرنی ہوگی بلکہ اپنے عمل سے اس کا ثبوت دینا ہوگا۔ اپنے نمونے نئے آنے والوں کے لئے بھی اور اپنی اولادوں کے لئے بھی قائم کرنے ہوں گے۔ نوجوانوں کو بھی اپنے نمونے بڑوں کو دکھانے کی ضرورت ہے، یعنی بڑے اپنے نمونے قائم کریں جو ان کے بچے اور نوجوان دیکھیں اور سیکھیں اور سب سے بڑھ کر یہ معیار اوپر سے لے کر نیچے تک ہر عہدیدار کو دکھانا ہوگا، قائم کرنا ہوگا۔ یہاں بعض ذہنوں میں کبھی کبھی یہ سوال اٹھتا ہے۔ اگر وہ باتیں صحیح ہیں۔ میں سوال کی بات کر رہا ہوں جو مجھ تک پہنچے ہیں اگر یہ باتیں صحیح ہیں کہ یہ سوال اٹھانے والے اٹھاتے ہیں کہ کامل اطاعت شاید نقصان دہ ہے۔ اور ایسے لوگوں کی یہ سوچ شاید اس لئے ہے جو کامل اطاعت کو نقصان دہ سمجھتے ہیں کہ یہاں جرمنی میں ہٹلر نے اپنا ہر حکم منوایا اور ڈکٹیٹر بن کر رہا اس لئے دوسری جنگ عظیم میں یہ تصور ہے، یہ تاثر ہے کہ اس وجہ سے ہماری یعنی جرمنی کی شکست بھی ہوئی۔ ان کو نقصان اٹھانا پڑا، سبکی اٹھانی پڑی۔

مَیں یہاں ہر احمدی اور ہر نئے آنے والے اور ہر نوجوان پر واضح کرنا چاہتا ہوں کہ امامت اور خلافت اور ڈکٹیٹر شپ میں بڑا فرق ہے۔ خلافت زمانے کے امام کو ماننے کے بعد قائم ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق قائم ہوئی ہے اور ہر ماننے والا یہ عہد کرتا ہے کہ ہم خلافت کے نظام کو جاری رکھیں گے۔ دین میں کوئی جبر نہیں ہے۔ جب اپنی خوشی سے دین کو مان لیا تو پھر دین کے قیام کے لئے اس عہد کو نبھانا بھی ضروری ہے جو خلافت کے قیام کے لئے ایک احمدی کرتا ہے اور جو قومی یکجہتی کے لئے وحدت کے لئے ضروری ہے۔ خلافت کی اطاعت کے عہد کو اس لئے نبھانا ہے کہ ایک امام کی سرکردگی میں خدا تعالیٰ کی حکومت کو دنیا کے دلوں میں بٹھانے کی مشترکہ کوشش کرنی ہے۔ دوسرے مسلمان جو ہیں وہ بغیر امام کے ہیں اور جماعت احمدیہ کی کوششیں جو ہیں وہ خلافت سے وابستہ ہو کر ہو رہی ہیں۔ یہ سب کوششیں جو خلافت سے وابستہ ہو کر ہو رہی ہیں ان کی کامیابی کے نتائج بتا رہے ہیں کہ اسلام کی حقیقی تعلیم کے ساتھ (حقیقی تعلیم دوسرے مسلمانوں کے پاس بھی ہے لیکن اسلام کی حقیقی تعلیم کے ساتھ) ان نتائج کا حصول، کامیابی کا حصول خلافت کی لڑی میں پروئے جانے کی وجہ سے ہے۔

پھر خلافت کا مقصد حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف بھرپور توجہ دینا ہے۔ ان حقوق کو منوانا اور قائم کرنا اور مشترکہ کوشش سے ان کی ادائیگی کی کوشش کرنا ہے۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے لئے افراد جماعت میں یہ روح پیدا کرنا ہے۔ ان کو توجہ دلانا ہے کہ دین بہرحال دنیا سے مقدم رہنا چاہئے اور اسی میں تمہاری بقا ہے۔ اس میں تمہاری نسلوں کی بقا ہے۔ یہ ایک روح پھونکنا بھی خلافت کا کام ہے۔ توحید کے قیام کے لئے بھرپور کوشش یہ بھی خلافت کا کام ہے۔ جبکہ دنیاوی لیڈروں کے تو دنیاوی مقاصد ہیں۔ ان کا کام تو اپنی دنیاوی حکومتوں کی سرحدوں کو بڑھانا ہے۔ اسی کی ان کو فکر پڑی رہتی ہے۔ ان کا کام تو سب کو اپنے زیرنگیں کرنا ہے۔ دنیا میں آپ دیکھیں اپنے ملکوں کی حدوں سے باہر نکل کر بھی دوسرے ملکوں کی آزادیوں پر قبضہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں چاہے وہ ڈکٹیٹر ہوں یا سیاسی حکومتیں ہوں۔ دنیاوی لوگوں کا تو یہ کام ہے۔ ان کا کام تو جھوٹی اَناؤں اور عزتوں کے لئے انصاف کی دھجیاں اڑانا ہے جو ہمیں مسلمان دنیا میں بھی اور باقی دنیا میں بھی نظر آتی ہے۔

کون سا ڈکٹیٹر ہے جو اپنے ملک کی رعایا سے ذاتی تعلق بھی رکھتا ہو۔ خلیفۂ وقت کا تو دنیا میں پھیلے ہوئے ہر قوم اور ہر نسل کے احمدی سے ذاتی تعلق ہے۔ ان کے ذاتی خطوط آتے ہیں جن میں ان کے ذاتی معاملات کا ذکر ہوتا ہے۔ ان روزانہ کے خطوط کو ہی اگر دیکھیں تو دنیا والوں کے لئے ایک یہ ناقابل یقین بات ہے۔ یہ خلافت ہی ہے جو دنیا میں بسنے والے ہر احمدی کی تکلیف پر توجہ دیتی ہے۔ ان کے لئے خلیفۂ وقت دعا کرتا ہے۔

کون سا دنیاوی لیڈر ہے جو بیماروں کے لئے دعائیں بھی کرتا ہو۔ کون سا لیڈر ہے جو اپنی قوم کی بچیوں کے رشتوں کے لئے بے چین اور ان کے لئے دعا کرتا ہو۔ کون سا لیڈر ہے جس کو بچوں کی تعلیم کی فکر ہو۔ حکومت بیشک تعلیمی ادارے بھی کھولتی ہے۔ صحت کے ادارے بھی کھولتی ہے۔ تعلیم تو مہیا کرتی ہے لیکن بچوں کی تعلیم جو اس دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں ان کی فکر صرف آج خلیفۂ وقت کو ہے۔ جماعت احمدیہ کے افراد ہی وہ خوش قسمت ہیں جن کی فکر خلیفۂ وقت کو رہتی ہے کہ وہ تعلیم حاصل کریں۔ ان کی صحت کی فکر خلیفۂ وقت کو رہتی ہے۔ رشتے کے مسائل ہیں۔ غرض کہ کوئی مسئلہ بھی دنیا میں پھیلے ہوئے احمدیوں کا چاہے وہ ذاتی ہو یا جماعتی ایسا نہیں جس پر خلیفۂ وقت کی نظر نہ ہو اور اس کے حل کے لئے وہ عملی کوشش کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتا نہ ہو۔ اس سے دعائیں نہ مانگتا ہو۔ مَیں بھی اور میرے سے پہلے خلفاء بھی یہی کچھ کرتے رہے۔

مَیں نے ایک خاکہ کھینچا ہے بے شمار کاموں کا جو خلیفہ وقت کے سپرد خدا تعالیٰ نے کئے ہیں اور انہیں اس نے کرنا ہے۔ دنیا کا کوئی ملک نہیں جہاں رات سونے سے پہلے چشم تصور میں مَیں نہ پہنچتا ہوں اور ان کے لئے سوتے وقت بھی اور جاگتے وقت بھی دعا نہ ہو۔ یہ مَیں باتیں اس لئے نہیں بتا رہا کہ کوئی احسان ہے۔ یہ میرا فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ اس سے بڑھ کر مَیں فرض ادا کرنے والا بنوں۔

کہنے کا مقصد صرف یہ ہے کہ خلافت اور دنیاوی لیڈروں کا موازنہ ہو ہی نہیں سکتا۔ یہ ویسے ہی غلط ہے۔ بعض دفعہ دنیاوی لیڈروں سے باتوں میں جب مَیں صرف ان کو روزانہ کی ڈاک کا ہی ذکر کرتا ہوں کہ اتنے خطوط مَیں دیکھتا ہوں لوگوں کے ذاتی بھی اور دفتری بھی تو حیران ہوتے ہیں کہ یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ پس کسی موازنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

بعض لوگوں کی اس غلط فہمی کو بھی دور کر دوں گو کہ پہلے بھی مَیں شرائط بیعت کے خطبات کے ضمن میں اس کا تفصیلی ذکر کر چکا ہوں کہ ہر احمدی خلیفہ وقت سے اس کے معروف فیصلہ پر عمل کرنے کا عہد کرتا ہے۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ معروف کی تعریف انہوں نے خود کرنی ہے۔ ان پر واضح ہو کہ معروف کی تعریف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کر دی ہے۔ یہ پہلے ہی تعریف ہو چکی ہے۔ معروف فیصلہ وہ ہے جو قرآن اور سنت کے مطابق ہو۔ جس خلافت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق عَلٰی مِنْهَاجِ النُّبُوَّۃ قائم ہونا ہے، اس طریق کے مطابق چلنا ہے جو نبوت قائم کر چکی ہے اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کے مطابق یہ دائمی بھی ہے جو آپ کے کام کو آگے چلانے کے لئے ہے وہ قرآن وسنت کے منافی یا خلاف کوئی کام کر ہی نہیں سکتی اور یہی معروف ہے۔ معروف سے یہاں یہ مراد ہے۔ پس اطاعت کے بغیر دوسروں کے لئے اور کوئی راستہ نہیں ہے۔ یا پھر قرآن وسنت سے جو اختلاف کرنے والے ہیں یہ ثابت کریں کہ خلیفۂ وقت کا فلاں فیصلہ یا فلاں کام قرآن وسنت کے منافی ہے۔ یہاں یہ بھی بتا دوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی بتایا ہے کہ خلفاء راشدین کے فیصلے اور عمل اور سنت بھی تمہارے لئے قابل اطاعت ہیں۔ ان پر چلو۔

(سنن ابی داؤد کتاب السنة باب فی لزوم السنة حدیث 4607)

پس یہ ثابت کرنے کے لئے کہ فیصلے غلط ہیں پہلے بہت کچھ سوچنا ہوگا۔ جماعت میں رہتے ہوئے اگر کوئی بات کرنی ہے تو پھر ادب کے دائرہ میں رہتے ہوئے خلیفہ وقت کو لکھنا ہوگا۔ لکھنے کی اجازت ہے۔ اِدھر اُدھر باتیں کرنے کی اجازت نہیں۔ یہاں سے وہاں بیٹھ کر غلط قسم کی افواہیں پھیلانے کی اجازت نہیں ہے۔ تا کہ اگر سمجھنے والے کی سمجھ میں غلطی ہے تو خلیفہ وقت اس کو دور کر سکے اور اگر سمجھے کہ اس غلطی کو جماعت کے سامنے بھی رکھنے کی ضرورت ہے تو تمام جماعت کو بتائے۔ جماعت جب بڑھتی ہے تو منافقین بھی اپنا کام کرنا چاہتے ہیں۔ حاسدین بھی اپنا کام کرتے ہیں۔ خلافت سے سچی وفا یہ ہے کہ ان کے منصوبوں کو ہر سطح پر ناکام بنائیں اور خلافت سے جو بعض بدظنیاں پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں ان کو اپنے قریب بھی نہ پھٹکنے دیں۔

حضرت مولوی شیر علی صاحب کا ایک واقعہ ہے جو قرآن کریم کا ترجمہ انگلش میں کرنے کے لئے لندن آ رہے تھے تو بمبئی سے غالباً ان کی روانگی تھی۔ وہاں پہنچے تو جمعہ کا دن آ گیا۔ جماعت نے درخواست کی کہ آج جمعہ ہے آپ جمعہ پڑھائیں۔ قادیان سے آئے ہیں بزرگ ہیں صحابی ہیں ہم بھی آپ سے کوئی فیض پا لیں۔ نہ جماعت والے آپ کو جانتے تھے، نہ کبھی دیکھا تھا، نہ آپ کسی کو جانتے تھے۔ آپ نے خطبہ دیا کہ دیکھو تم مجھے جانتے نہیں ہو۔ بعضوں نے مجھے دیکھا بھی نہیں ہوا۔ تم نے مجھے جمعہ کے لئے کھڑا کر دیا۔ آج اپنا امام بنا دیا۔ اسلامی تعلیم یہ ہے کہ اگر امام نماز پڑھاتے ہوئے کوئی غلطی کرے تو تم نے سبحان اللہ کہہ دینا ہے۔ اگر امام اس سبحان اللہ پر اپنی اصلاح کر لیتا ہے تو ٹھیک ہے۔ اگر وہ اصلاح نہیں کرتا، اسی طرح اپنے عمل جاری رکھتا ہے تو تمہارا کام کامل اطاعت کرتے ہوئے اس کے ساتھ اٹھنا اور بیٹھنا ہے۔ تمہارا کوئی حق نہیں بنتا ہے کہ تم اپنے طور پر نماز پڑھنی شروع کر دو۔ اسی طرح تم نے بیٹھنا ہے اسی طرح اٹھنا ہے اسی طرح جھکنا ہے۔ پس آگے انہوں نے فرمایا کہ جب عارضی امامت میں اطاعت کا یہ معیار ہے اس کی اتنی پابندی ہے تو خلیفہ وقت کی بیعت میں آ کر جو تم عہد کرتے ہو اور خوشی سے عہد کر کے خود شامل ہوتے ہو، اس میں کس قدر اطاعت ضروری ہے۔ جبکہ تم نے خود سوچ سمجھ کر یہ بیعت کی ہے۔ پس یاد رکھیں عہد بیعت پورا کرنے کے لئے اطاعت انتہائی اہم ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ

’’اطاعت ایک ایسی چیز ہے کہ اگر سچے دل سے اختیار کی جائے تو دل میں ایک نور اور روح میں ایک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ

ملنے کا پتہ: دُکان حکیم چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

گردھاری لال ملکھی رام سیالکوٹ والے کی پرانی دُوکان
لوتھرا جیولرز قادیان
Kewal krishan & Karan Luthra
Shivala Chowk, Main Bazar , Qadian
Ph.9888 594 111, 8054 893 264
E-mail: luthrajewellers@live.com
LUTHRA JEWELLERS SIGN OF PURITY
Since 1948

لذت اور روشنی آتی ہے۔ مجاہدات کی اس قدر ضرورت نہیں ہے جس قدر اطاعت کی ضرورت ہے۔ مگر ہاں یہ شرط ہے کہ سچی اطاعت ہو اور یہی ایک مشکل امر ہے۔ اطاعت میں اپنے ہوائے نفس کو ذبح کر دینا ضروری ہوتا ہے بدُوں اس کے اطاعت ہو ہی نہیں سکتی اور ہوائے نفس ہی ایک ایسی چیز ہے جو بڑے بڑے موحدوں کے قلب میں بھی بت بن سکتی ہے‘‘۔ بڑے بڑے توحید کا دعویٰ کرنے والے جو ہیں وہ بھی اطاعت سے بعض دفعہ باہر نکل جاتے ہیں بت بنا بیٹھتے ہیں۔ فرمایا: ’’کوئی قوم قوم نہیں کہلا سکتی اور ان میں ملّت اور یگانگت کی روح نہیں پھونکی جاتی جب تک کہ وہ فرمانبرداری کے اصول کو اختیار نہ کریں‘‘۔ پھر فرماتے ہیں کہ ’’اختلاف رائے کو چھوڑ دیں اور ایک کی اطاعت کریں جس کی اطاعت کا اللہ نے حکم دیا ہے۔ پھر جس کام کو چاہتے ہیں وہ ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہوتا ہے اس میں یہی تو سرّ ہے۔ اللہ تعالیٰ توحید کو پسند فرماتا ہے اور یہ وحدت قائم نہیں کی جا سکتی جب تک اطاعت نہ کی جاوے۔ (تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد دوم صفحہ 247-246 تفسیر سورۃ النساء زیر آیت 59۔ الحکم جلد 5 نمبر 5 مورخہ 10 فروری 1901ء صفحہ 1 کالم 3-2)

تاریخ اسلام میں ہم دیکھتے ہیں کہ صحابہ نے کامل اطاعت کی وجہ سے اپنی گردنیں کٹوانے سے بھی دریغ نہیں کیا اور چند سالوں میں دنیا میں اسلام کو پھیلا دیا تو یہ اطاعت کی وجہ تھی۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جنگوں سے اسلام پھیلا ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ تبلیغ بھی انہوں نے کی۔ اگر کہیں جنگوں کا سامنا ہوا تو دشمن کی کثرت اور تعداد اور حملے انہیں اپنے کام سے روک نہیں سکے۔ اطاعت کی روح ان میں تھی تو کثیر دشمن کے سامنے بھی اگر ضرورت پڑی تو کھڑے ہو گئے اور اس کے مقابلے میں ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت موسیٰ کے ماننے والوں نے اطاعت کا نمونہ نہ دکھا کر چالیس سال تک اپنے آپ کو انعام سے محروم رکھا۔ پس اگر ترقی کرنی ہے تو اس زمانے کا جو جہاد ہے جو اپنی تربیت کا جہاد ہے اور پھر وہ جہاد ہے جو تبلیغ کے ذریعہ ہونا ہے خلیفہ وقت کے پیچھے چل کے ہونا ہے اس کی پابندی کرنی ہوگی۔ اسی طرح عمل کرنا ہوگا جس کی مثال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اِبل یعنی اونٹوں کی مثال سے واضح فرمائی ہے۔ اپنی فطرت ثانیہ اطاعت کو بنانا ہوگا بلکہ ہر چیز پر اطاعت امام کو فوقیت دینی ہوگی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہی تفسیر کی روشنی میں بات مزید آگے بڑھاتا ہوں کہ ہلاکت سے بچنے اور بھٹکنے سے بچنے کے لئے اپنی اطاعت کو اطاعت کے اعلیٰ معیاروں پر رکھنے کی ضرورت ہے۔ خلافت کے ساتھ جڑ کر ہی صبر کے ساتھ مشکلات میں سے گزرا جا سکتا ہے۔ یہ بھی آپ نے فرمایا جو مشکلات میں سے گزر سکتے ہیں تو صبر کے ساتھ مشکلات میں سے خلافت کے ساتھ جڑ کر ہی گزرا جا سکتا ہے۔ مخالفین احمدیت جتنا بھی ہمیں دبائیں گے۔ ہمیں اپنے زعم میں جتنا بھی دبانے کی کوشش کریں گے، مشکلات میں ڈالیں گے، اپنے زعم میں ہمیں ختم کرنے کی آخری کوششیں کریں گے، اللہ تعالیٰ ہمیں اس کے باوجود ہماری منزلوں کی طرف انشاء اللہ تعالیٰ لے جاتا چلا جائے گا۔ لیکن شرط یہی ہے کہ اطاعت اور کامل اطاعت۔

آج ہم دیکھتے ہیں دوسرے مسلمان بیشک قرآن و سنت کو ماننے اور عمل کا دعویٰ کرتے ہیں جیسا کہ میں نے پہلے بھی بیان کیا لیکن ہمیں ان میں صبر اور برداشت نظر نہیں آتی۔ سوائے اسلام کو بدنام کرنے کے اور کیا کام یہ لوگ کر رہے ہیں۔ پس یہ آج صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کا ہی طُرّہ امتیاز ہے کہ صبر اور برداشت کے ایسے نمونے قائم کر رہے ہیں جو قابل رشک ہیں۔ تکلیفوں کو برداشت کرنے کے ایسے نمونے دکھا رہے ہیں جو کہ دَورِ اوّل کے مسلمانوں میں نظر آتے ہیں۔ اور وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ (الجمعۃ: 4) کا مضمون اس زمانے کے لئے واضح ہو جاتا ہے۔

پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ اونٹ سفر کے لئے پانی جمع رکھتا ہے۔ اس بات سے غافل نہیں ہوتا کہ میں نے ضرورت کے وقت پانی کی کمی کو کس طرح پورا کرنا ہے۔ پانی جمع رکھتا ہے تا کہ ضرورت کے وقت وہ پانی کام آئے۔ آپ نے فرمایا کہ مومن کو بھی ہر وقت سفر کے لئے تیار اور محتاط رہنا چاہئے۔ اور یہ تیاری اور احتیاط کس طرح ہوگی؟ یہ زادِ راہ کے ساتھ ہے۔ زادِ راہ رکھنے سے ہوگی۔ اور جیسا کہ میں نے پہلے کہا مومن بھی اس دنیا میں مسافر کی طرح ہے اور بہترین زادِ راہ مومن کے لئے تقویٰ ہے۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد اول صفحہ 394 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اعمال کو اور اپنی عبادتوں کو وہ رنگ ہمیں دینے کی ضرورت ہے جو ہمارے لئے بہترین زادِ راہ ثابت ہوں۔ اس زمانے کے امام کو مان کر روحانی پانی ہمیں میسر آ گیا۔ اس کو سنبھالنا اور اس سے فائدہ اٹھانا اب ہمارا کام ہے۔ پس اس حقیقت کو بھی ہر احمدی کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ کیا ہی خوش قسمت ہیں وہ جو کامل اطاعت کے ساتھ امام وقت کی باتوں کو سنتے ہیں اور ان پر عمل کرتے ہیں اور یہی باتیں ہیں جو پھر خلافت کے انعام سے بھی فیض پانے والا بناتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں خلافت کے فیض سے فیض پانے والے وہی بتائے ہیں جو عمل صالح کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں، توحید کو قائم رکھنے والے ہیں۔ اور یہی وہ لوگ ہیں جو تقویٰ پر چلنے والے کہلاتے ہیں۔

پس ان باتوں کو سامنے رکھتے ہوئے ہم کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ خلافت میں کبھی دنیاوی مقاصد ہو سکتے ہیں یا خلافت کا مقصد بھی دنیاوی مقاصد کی طرح ہے یا دنیا داروں کی طرح ہے۔ دنیاوی مقاصد حاصل کرنے والوں کا روحانیت سے کوئی واسطہ نہیں ہوتا۔ وہ تو تمام دنیاوی ساز و سامان کے ساتھ بھی بسا اوقات کامیاب نہیں ہوتے۔ ان کے دنیاوی مقاصد پورے نہیں ہوتے۔ کامیابی تو وہی ہے ناں جو آخری فتح مل جائے۔ وہ ان کو حاصل نہیں ہوتی۔ لیکن خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والوں اور تقویٰ پر چلنے والوں کا مقصد دنیاوی ہار جیت نہیں ہے بلکہ کامل اطاعت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا اور تقویٰ میں بڑھنا ہوتا ہے۔ ہمارا مقصد خدا تعالیٰ کی حکومت دنیا میں قائم کرنا ہے۔ کوئی ذاتی نفع رسانی نہیں ہے۔ توحید کا جھنڈا لہرانا ہے۔ ہم نے دنیا کے دل جیت کر دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لانا ہے۔ اسی مقصد کے لئے ہمارے تبلیغی پروگرام ہیں اور دوسرے پروگرام ہیں۔ اس کے حصول کے لئے ہماری دعاؤں کی طرف توجہ ہے اور ہونی چاہئے۔

پس خلافت تو ان مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے کام کر رہی ہے۔ لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا اس کے لئے اس روح کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ خلافت ہے کیا؟ اور یہ بات اسی وقت سمجھ آئے گی جب کامل اطاعت پر یقین پیدا ہوگا۔ کوئی جتنا جتنا بھی اپنے آپ کو عالم مدبّر یا مقرر سمجھتا ہے، اگر اطاعت نہیں ہے تو نہ ہی جماعت احمدیہ میں اس کی کوئی جگہ ہے، نہ ہی اس کا یہ علم اور عقل دنیا کو کوئی روحانی فائدہ پہنچا سکتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس فقرے کو ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ انسان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اتّباع امام کو اپنا شعار بناوے۔ پس جب مکمل طور پر خلیفہ وقت کی پیروی اور اطاعت اختیار کر لیں گے۔ خلیفہ وقت کی طرف سے ملنے والی ہدایات اور حکموں پر عمل کریں گے اور ان کی توجیہیں اور تاویلات نکالنی بند کر دیں گے تو علم بھی اور عقل بھی اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرتے ہوئے ثمر آور ہوگی اور پھل پھول لائے گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس تفسیر پر بنیاد رکھتے ہوئے جب ہم باقی آیات جو مَیں نے تلاوت کی تھیں ان کو بھی دیکھیں تو مزید معانی کھلتے ہیں کہ روحانی آسمان کی بلندیوں کو بھی انسان اُسی وقت چھو سکتا ہے جب اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ (النساء: 60) کے مضمون کو سمجھیں۔ اور جیسا کہ میں نے کہا عہدیداران اپنے آپ کو اولی الامر سمجھ کر اپنی اطاعت کروانے کے اس وقت تک حقدار نہیں کہلا سکتے جب تک خلافت کی کامل اطاعت اپنے اوپر لاگو نہیں کرتے اور تاویلیں کرنے سے پرہیز نہیں کرتے۔ بلکہ خلیفہ وقت کے ہر لفظ کو اپنے لئے قابل اطاعت سمجھ کر اس پر عمل کریں۔

بعض دفعہ بعض معاملات تحقیق کے لئے جب بھیجے جائیں تو پہلی یہ کوشش ہوتی ہے کہ یہ پتا کرو کہ شکایت کس نے کی ہے۔ بجائے اس کے کہ یہ دیکھا جائے کہ وہ بات سچ ہے یا غلط ہے۔ اگر تحقیق میں سچائی ہے تو اس کے لئے اس کا مداوا ہونا چاہئے اس کا حل ہونا چاہئے اور جو بھی کمی ہے اس کو پورا ہونا چاہئے اور غلط ہے تو پھر رپورٹ دے دی جائے کہ غلط ہے کسی نے یونہی بات کر دی۔ تحقیق بعد میں کی جاتی ہے، پہلے اس شخص کا پتا کھوج لگانے کی کوشش کی جاتی ہے کہ کون ہے وہ یا کون نہیں ہے۔ اس سے کسی عہدیدار کو غرض نہیں ہونی چاہئے کہ کس نے شکایت کی ہے کس نے اطلاع دی ہے۔ آپ کا کام یہ ہے کہ جو رپورٹ بھیجی جائے، رپورٹ کے لئے کوئی بات بھیجی جائے اس پر تحقیق کریں اور اطلاع دیں۔ جہاں خلیفہ وقت کے کسی حکم کی واضح طور پر سمجھ نہ آئے جیسا کہ پہلے بھی میں نے کہا ہے وہاں یہ کہنے کی بجائے کہ اس کا یہ مطلب ہے اور وہ مطلب ہے مجھ سے لکھ کر پوچھیں کہ اس بات کی مزید وضاحت چاہئے ہمیں یہ واضح نہیں ہوئی۔ اس بات کا کیا مطلب ہے۔ اسی طرح ہر فرد جماعت کے لئے بھی ضروری ہے کہ وہ کامل اطاعت کرے۔ جب ہر ایک کامل اطاعت کرے گا تو روحانی بلندیوں کی طرف ہمارے قدم انشاء اللہ بڑھیں گے۔ یہی اس آیت کا مطلب ہے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب روحانی بلندیوں پر جاؤ گے تو ایمان بھی اس طرح مضبوط ہوں گے جس طرح پہاڑ مضبوطی سے زمین میں گڑھے ہوئے ہیں اور اس روحانی عروج اور مضبوطی ایمان کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تم زمین پر اسلام کا پیغام لے کر پھیل جاؤ گے۔ تمہاری ترقی انشاء اللہ تعالیٰ مشرق میں بھی ہوگی اور مغرب میں بھی ہوگی۔ یورپ بھی تمہارا ہوگا اور ایشیا

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعودؑ
RAICHURI CONSTRUCTIONS
SPECIALIST IN BUILDING CONTRACTS
SINCE 1985
EMAIL:RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM
B/007,ITKAR SOC ,SURESH NAGAR ,R.T.O ,
ANDHERI (WEST) ,MUMBAI - 400056.
MAQBOOL AHMED: 09987652552 / 09664334252

بھی۔امریکہ بھی تمہارا ہوگا اور افریقہ بھی۔آسٹریلیا میں بھی حقیقی اسلام کا جھنڈا لہرائے گا اور جزائر میں بھی۔

اسلام کے پھیلنے کے حوالے سے مَیں ایک اَور بات بھی کہنا چاہتا ہوں۔یہاں مَیں نے یہ سنا ہے کہ ایک اعتراض کرنے والے کی یہ بات سن کر آپ میں سے بعض پریشان ہو جاتے ہیں کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ فرمایا کہ جرمنی فتح ہوگیا تو یورپ فتح ہوگیا۔جلسہ پر یہ بینر لگا ہوا تھا تو کسی نے دیکھ کر یہ اعتراض کیا کہ گویا آپ یہاں جرمنی کو فتح کرنے آئے ہیں۔ظاہراً آپ نرمی اور پیار کا نعرہ لگاتے ہیں اور لبادہ اوڑھا ہوا ہے لیکن آپ کے عزائم خطرناک ہیں۔یہ بات کہنے والے کی بھی بے سمجھی ہے۔بے عقلی ہے یا شرارت ہے۔اگر شرارت ہے تو خطرناک ہے کہ اس طرح مسلمانوں کے خلاف بھڑکانے کی کوشش کی جارہی ہے، جماعت کے خلاف بھڑکانے کی کوشش کی جارہی ہے۔اور سمجھانے والے کی بھی کم علمی ہے اور بلاوجہ کی پریشانی ہے کہ اس سوال سے پتا نہیں کیا ہو جائے گا۔عمومی طور پر یہاں کے رہنے والے لوگ، مقامی جرمن لوگ عقل رکھتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ جو جماعت دنیا میں مشنری کام کر رہی ہے اور خدمت خلق کے کام کر رہی ہے، تبلیغ اسلام کر رہی ہے تو اس لئے کہ اسلام کی خوبصورت تعلیم دنیا کو بتا کر انہیں اسلام سے قریب کرے اور اس میں شامل کرے۔فتح کے لفظ سے قطعاً یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ خدانخواستہ ہم نے تلوار چلانی ہے یا حکومتوں پر قبضہ کرنا ہے۔ہم تو سب سے پہلے یہ اعلان کرتے ہیں کہ دین کے معاملے میں کوئی جبر نہیں۔یہ ہر ایک کے دل کا معاملہ ہے۔پس اس میں پریشان ہونے والی تو کوئی بات نہیں ہے۔جیسا کہ مَیں نے کہا ہم دنیا میں تبلیغ کا کام کر رہے ہیں۔جرمنی کیا اور یورپ کیا ہمیں تو انشاء اللہ تعالیٰ تمام دنیا کو فتح کرنا ہے۔لیکن تلوار سے نہیں بلکہ دل جیت کر۔اسلام کی خوبصورت تعلیم سے دلوں کو گھائل کر کے۔اگر حضرت مصلح موعود نے یہ فقرہ کہا تھا تو یہ تو جرمن قوم کی بڑائی بیان کی تھی۔ایک جرمن نو احمدی کی دعوت پر یہ فقرات کہے گئے تھے کہ یورپ کے لیڈر جرمن ہیں۔اس وقت آپ کے زمانے میں جرمن نو احمدی وہاں گئے تھے تو یہ ان کی بڑائی بیان ہو رہی ہے کہ یورپ کے لیڈر جرمن ہیں۔ان میں لیڈرانہ صلاحیت ہے۔اگر انہوں نے اسلام کو سمجھ لیا تو سمجھو کہ یہ تمام یورپ کو سمجھا سکیں گے اور پھر یورپ ان کی بات مانے گا۔

(ماخوذ از ہر عبد الشکور کنزے کے اعزاز میں دعوتوں کے مواقع پر تین تقاریر، انوار العلوم جلد 21 صفحہ 69 مطبوعہ ربوہ)

حضرت مصلح موعود کی یہ بات سچ ہے۔آج یہ ثابت ہو رہی ہے۔یورپی یونین بنی ہوئی ہے۔اس میں دیکھ لیں جرمنی کی لیڈرانہ صلاحیتیں ہی نظر آ رہی ہیں۔ہر ایک اس کی طرف دیکھتا ہے۔اب اس بات میں نہ تلوار کا سوال ہے نہ سختی کا سوال ہے بلکہ اسلام کی پیار و محبت کی تعلیم اور خدا تعالیٰ سے تعلق جوڑنے کی تعلیم کی بات ہو رہی ہے۔اس تعلیم کو لوگوں کے دلوں میں بٹھانے کی بات ہو رہی ہے۔

پرسوں ویزبادن میں مسجد کا سنگ بنیاد تھا۔چار سو سے اوپر وہاں کے مقامی لوگ آئے ہوئے تھے۔جرمن مہمان آئے ہوئے تھے۔میں نے مختصراً اسلامی تعلیم کے حوالے سے وہاں باتیں کیں۔ہر ایک نے تقریباً یہی کہا کہ یہ پیغام ہم سب کے دل کی آواز ہے۔انہوں نے کہا کہ ہمیں آج اسلام کو سمجھنے کا موقع ملا ہے۔ پس ہمیں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اگر ہم اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے اخلاص و وفا کے ساتھ اپنے کام کرتے رہے تو ان میں سے یا ان کی اگلی نسلوں میں سے لوگ اسلام کو سمجھیں گے اور داخل ہوں گے۔جس کو اللہ چاہے گا اس کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے گا۔پس خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے، نہ پریشان ہونے کی ضرورت ہے، نہ جھجکنے کی ضرورت ہے، نہ ڈیفینسیو (defensive) ہونے کی ضرورت ہے، نہ ایسا جواب دینے کی ضرورت ہے جس سے خوف اور ڈر جھلک رہا ہو۔نہ دنیاوی حکومتیں ہمارا مقصد ہیں اور نہ ہمیں ان کی ضرورت ہے۔اللہ تعالیٰ کی محبت دلوں میں بٹھانا اور اس کے آگے جھکانا ہمارا کام ہے اور یہ کام انشاء اللہ ہم کرتے رہیں گے۔پس اس کام کو کرنے کے لئے اور اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ہر احمدی کو خلافت سے کامل اطاعت پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ ❁❁

ارشادِ نبوی ﷺ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-16522243-0794 , 2248-5222
رہائش:: 2237-8468 ,2237-0471

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ 16

ہے۔دوسری دنیا میں تو احمدی مسلمان نہیں ہیں لیکن یہاں مسلمانوں کی جو تنظیمیں ہیں کہہ رہی ہیں کہ ہم نے مسلم کمیونٹی گھانا کا ایک بڑا ستون کھو دیا ہے۔انہوں نے مختلف مذاہب کے درمیان روابط کے پل استوار کئے۔مولوی وہاب آدم نہایت قابل عظیم اور اتحاد قائم کرنے والے رہنما تھے جنہوں نے اپنی زندگی کا بڑا حصہ خدمت انسانیت کے لئے صرف کیا اور رابطوں کو استوار کیا۔

ان کے بیٹے حسن وہاب کہتے ہیں کہ والد صاحب خلافت احمدیت کے حقیقی وفا شعار تھے۔ہر امر میں خلیفہ وقت سے ضروری رہنمائی حاصل کرتے تھے۔بسا اوقات چھوٹی چھوٹی باتیں بھی خلیفہ وقت کی خدمت میں بغرض رہنمائی لکھتے۔مثال کے طور پر اپنی وفات سے ایک ہفتہ پہلے جب بیماری کی وجہ سے کافی کمزور ہو گئے تو ڈاکٹر صاحب نے ہسپتال جانے کے لئے کہا۔اس پر انہوں نے ڈاکٹر صاحب کو جواب دیا کہ پہلے خلیفہ وقت کی خدمت میں لکھ کر اجازت لے لوں پھر جاؤں گا۔

پھر ایک برکینا فاسو کی جماعت انہی کے ذریعہ سے قائم ہوئی ہے۔خلافت جوبلی کے جلسے پہ برکینا فاسو سے سائیکلوں کا قافلہ چلا تو ان کو پیغام بھجوایا ان کو کہ ٹمالے میں خود آ کر ان کا استقبال کروں گا اور باوجود مصروفیت کے یہ گئے وہاں دو تین سو میل کا سفر کر کے اور ان کا استقبال کیا بارڈر پر۔

ایک رشین دوست قانات بیگ صاحب کہتے ہیں کہ 2008ء میں جلسہ سالانہ گھانا میں شمولیت کی توفیق ملی۔مجھے امیر صاحب گھانا کی طرف سے ان کی رہائش پر دعوت دی گئی۔اپنے روایتی لباس میں مجھے ملے۔گلے لگایا اور اس انداز میں ملے کہ میری سفر کی پانچ دن کی جو تھکاوٹ تھی بالکل دور ہو گئی۔اور کہتے ہیں ابھی بھی جب میں تصویر دیکھتا ہوں تو ان کے ہاتھوں کی گرمی محسوس کرتا ہوں۔مجھے آپ کی یہ ادا بھی بڑی پسند آئی کہ آپ کے ساتھ صدر مملکت کرسی پر بیٹھے تھے تو آپ نے عزت صدر مملکت کو دی وہی عزت ڈیوٹی والے کو دی جو کہ دھوپ سے بچنے والی بڑی چھتری لئے کھڑا تھا۔آپ نے دونوں سے ایک ہی انداز میں باری باری پوچھا کہ آپ تھک تو نہیں گئے آپ کو پیاس تو نہیں لگی۔یعنی غریب اور امیر دونوں کا خیال رکھا۔

ملک مظفر صاحب کہتے ہیں۔سیاسی اثر و رسوخ کا اس طرح ایک دفعہ اندازہ ہوا کہ خاکسار اکرا سے ٹیما دو شہر ہیں یہ، وہاں جا رہا تھا، راستے میں بیریئر تھا اخبار وہاں فروخت ہو رہا تھا۔اخبار کے سرورق پر وہاب صاحب کی نمایاں فوٹو نظر آئی تو میں نے مقامی مبلغ سے معلوم کرایا تو انہوں نے بتایا کہ ابھی چند ہفتے پہلے گھانا میں جنرل الیکشن ہوئے تھے اور موجودہ پارٹی اور حزب اختلاف نے صرف معمولی فرق کے ساتھ الیکشن جیتے تھے جو کہ حکومت مان نہیں رہی۔اس موقع پر بڑے ہنگامے اور بدامنی کا خطرہ تھا۔وہاب صاحب نے دونوں پارٹیوں کے لوگوں سے مل کر پر امن انتقال اقتدار کے لئے جو بھرپور کوشش کی ہے یہ خبر اسی کے لئے ہے اور قوم اس کو سراہ رہی ہے۔

وہاب صاحب کی یہ کوشش ہوتی تھی کہ ہر جگہ احمدیت کا پیغام پہنچے۔صحیح اسلام کا پیغام پہنچے اور اس کے لئے خود کوشش بھی کرتے تھے۔ان کی تدفین بھی بڑے سرکاری اعزاز کے ساتھ ہوئی اور صدر مملکت نے وہاں اپنے سٹیٹ ہاؤس میں ان کا جنازہ منگوایا، وہیں پڑھوایا، پورا حکومتی پروٹوکول دیا۔جنازہ لے جانے کے لئے حکومت کی جانب سے پولیس اور آرمی اور پیرا ملٹری فورسز کی گاڑیوں نے مکمل اعزاز دیا۔پھر وہاں پوری کارروائی ہوئی اور سٹیٹ ہاؤس میں مختلف وزراء نے، صدر نے، نائب صدر نے، ان کے بارے میں خیالات کا اظہار کیا۔صدر مملکت کے نمائندے نے جو سپیکر آف پارلیمنٹ تھے اور اسی طرح نائب صدر مملکت بھی وہاں تھے۔پورا پروٹوکول دیا گیا۔پھر اسی طرح وہاں کے جو مختلف مذہبی رہنما تھے عیسائیوں وغیرہ نے ان کے حق میں بہت کچھ کہا۔

بہرحال ایک پورے اعزاز کے ساتھ ان کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں سے لے جایا گیا اور مقبرہ موصیان گھانا میں ان کی تدفین ہوئی اور میڈیا پر بھی کافی کوریج ہوئی۔گھانا ٹیلی ویژن نے پوری کوریج دی اور سٹریمنگ پر دنیا میں بھی دکھائی گئی۔ان کے پسماندگان میں ان کی اہلیہ مریم وہاب صاحبہ اور چار بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں۔اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور خلافت اور جماعت سے ویسا ہی پختہ تعلق رکھے جیسا ان کا اپنا تھا اور یہ اپنے بچوں اور بیوی کے لئے چاہتے تھے۔اللہ تعالیٰ صبر اور حوصلہ بھی ان کو عطا فرمائے اور وہاب صاحب کے درجات بلند فرمائے اور اپنے پیاروں کے قرب میں ان کو جگہ عطا فرمائے۔نماز کے بعد انشاء اللہ ان کا جنازہ غائب بھی پڑھوں گا۔

☆☆☆

www.intactconstructions.org
Intact Constructions
وَسِّعْ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
Mohammad. Janealam Shaikh
52 First Floor, Room 7, Zakria Masjid Street
Bhishti Mohalla, Mumbai-09
e-mail: intactconstructions@gmail.com
Mob. +91- 7738340717, 9819780273

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
Own your Plot/ Home in Qadian Darul Aman
ALLADIN BUILDERS
Please contact for quality construction works in Qadian
Khalid Ahmad Alladin
#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA
Phones: +91 7837211800, +91 8712890678
Email: khalid@alladinbuilders.com, Please visit us at : www.alladinbuilders.com
وَسِّعْ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ جرمنی 2014ء

تقریب آمین۔خطبہ جمعہ۔انفرادی وفیملی ملاقاتیں۔جرمنی کے مختلف علاقوں سے آنے والے سینکڑوں احباب نے اپنے پیارے آقا سے ذاتی ملاقات کا شرف حاصل کیا اور برکتوں سے فیضیاب ہوئے

فریدبرگ میں حضور انور کا ورود مسعود اور والہانہ استقبال۔مسجد دارالامان (فریدبرگ) کی افتتاحی تقریب۔مختلف معزز مہمانوں کے ایڈریسز۔ مسجد کی تعمیر پر مبارکباد اور افراد جماعت کی مذہبی رواداری اور ملکی بہبود کے کاموں میں بھرپور شرکت پر خراج تحسین۔

❁ ... اس مسجد کا نام مسجد دارالامان رکھا گیا ہے۔یہ مسجد اس علاقے کے لوگوں کے لئے، ہر شخص کے لئے چاہے وہ کسی بھی مذہب وملّت کا ہے، چاہے وہ مذہب پر یقین رکھتا ہے یا نہیں، امن اور سلامتی اور تحفظ کی ضمانت ہے۔

❁ ... ہمارا فرض ہے کہ جب ہم اللہ تعالیٰ کی خاطر ایک مسجد بناتے ہیں، یہاں جمع ہوتے ہیں اور اُس خدا کی عبادت کرنے والے ہیں، تو اس کی مخلوق سے بھی ہم پیار کریں۔

❁ ... عبادت کے ساتھ ساتھ امن اور سلامتی کا یہ پیغام ہے جو ہم نے پھیلانا ہے اور پھیلاتے ہیں اور خدمت انسانیت کے کام بھی ہم دنیا میں کررہے ہیں۔ (مسجد دارالامان فریدبرگ (جرمنی) کے افتتاح کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ کا خطاب)

(رپورٹ مرتّبہ:عبدالماجد طاہر۔ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

5 جون 2014ء بروز بدھ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چار بجکر بیس منٹ پر تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک، خطوط دنیا کے مختلف ممالک سے موصول ہونے والی فیکسز اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

دوپہر دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر نماز ظہر وعصر جمع کرکے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیامگاہ پر تشریف لے گئے۔

پچھلے پہر بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف نوعیت کے دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔پروگرام کے مطابق ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئی۔

انفرادی وفیملی ملاقاتیں

آج پروگرام کے مطابق 40 فیملیز کے 141/افراد اور 53 افراد نے انفرادی طور پر یعنی کُل 194/افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ملاقات کا شرف پانے والوں میں فرانکفرٹ کی جماعت سے آنے والی فیملیز اور احباب کے علاوہ دوسری مختلف جماعتوں Limburg, Bad Kreuznach, Ludwigshafen, Olpe, Mannheim, Calw, Ellwangen, Herford, Paderborn, Trier, Frankenthal, Goddelau, Iserlohn, Bad Soden, Nidda, Rodgau, Nauheim, Wetter, Borken، گراس کیراؤ، کاسل، سٹٹ گارڈ، ویزبادن، ناصر باغ، برخسال، اوسنابروک اور ڈارمسٹڈ سے آنے والی فیملیز اور احباب شامل تھے۔مجموعی طور پر جرمنی کی 58 جماعتوں سے یہ احباب آئے۔ان سبھی فیملیز اور احباب نے اپنے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف بھی پایا اور چند ساعتیں اپنے آقا کے قرب میں گزاریں۔ہر ایک ان بابرکت لمحات سے برکتیں سمیٹتے ہوئے باہر آیا۔بیماروں نے اپنی صحتیابی کے لئے دعائیں حاصل کیں اور مختلف پریشانیوں اور مسائل میں گھرے ہوئے لوگوں نے اپنی تکالیف دُور ہونے کے لئے دعا کی درخواستیں کیں اور تسکین قلب پاکر مسکراتے ہوئے چہروں کے ساتھ باہر نکلے۔

بعضوں نے اپنے مختلف معاملات کے حوالہ سے رہنمائی حاصل کی۔طلباء وطالبات نے تعلیمی میدان میں کامیابی کے لئے اپنے پیارے آقا سے دعائیں حاصل کیں۔غرض ہر ایک نے اپنے محبوب آقا کی دعاؤں سے حصہ پایا اور اُن کی تکالیف اور پریشانیاں راحت وسکون اور اطمینان قلب میں بدل گئیں۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے بڑے بچوں اور بچیوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام ساڑھے آٹھ بجے تک جاری رہا۔بعد ازاں نو بج کر پچیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے ہال میں تشریف لائے جہاں پروگرام کے مطابق تقریب آمین ہوئی۔

تقریب آمین

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 25 خوش نصیب بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

ان بچوں اور بچیوں کے نام یہ ہیں:

عزیزم ولید احمد، فاروق احمد، باسل احمد، مصطفی چیمہ، عاصم سمیر ناز، احمد تنزیل رضا، نعمان مبشر، تبارک احمد، جاذب احمد خلیل، دانیال احمد چوہدری، انصر احمد، میکائیل عدنان کلیم، مسرور سرمد احمد، عزیز شیراز، منیب احمد، یاسر احمد۔

عزیزہ سبیکہ مسکان، سبیکہ رائے، تاشقہ کریم، خولہ ملک، نائلہ سلامت شیخ، نعیمہ اشرف، ایمن فاطمہ نون، ماورا طارق، جاذبہ حامد۔

تقریب آمین کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

6 جون 2014ء بروز بدھ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چار بجکر بیس منٹ پر تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

خطبہ جمعہ

آج نماز جمعہ کی ادائیگی کا انتظام بیت السبوح فرانکفرٹ سے پانچ منٹ کی مسافت پر ’’Sport & Recreation Centre Kalbach‘‘ میں کیا گیا تھا۔یہ ایک وسیع وعریض کمپلیکس ہے اور ایک بہت بڑا ہال ہے جس کے درمیان میں پردہ لگا کر ایک حصہ مردوں کے لئے اور دوسرا حصہ خواتین کے لئے مخصوص کیا گیا تھا۔اس ہال کے قریب ہی گاڑیوں کی پارکنگ کا انتظام کیا گیا تھا۔

نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے جرمنی کی مختلف جماعتوں سے احباب جماعت مرد وخواتین صبح سے ہی فرانکفرٹ پہنچنا شروع ہوگئے تھے۔فرانکفرٹ جماعت کے مختلف حلقوں اور اردگرد کے علاقوں اور جماعتوں سے بڑی تعداد میں احباب اپنے آقا کی اقتداء میں نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے پہنچے۔

اس کے علاوہ بعض دور کی جماعتوں اور شہروں سے بڑے لمبے سفر طے کرکے احباب نماز جمعہ کے لئے پہنچے۔

Fulda اور Koblenz سے آنے والے 125 کلومیٹر، Köln سے آنے والے 190 کلومیٹر اور Kassel سے آنے والے 196 کلومیٹر اور Stuttgart سے آنے والے 220 کلومیٹر کا سفر طے کرکے پہنچے تھے۔

اسی طرح Stade سے آنے والوں نے 400 کلومیٹر اور Bremen سے شامل ہونے والوں نے 450 کلومیٹر جب کہ Hamburg سے آنے ولوں نے 550 کلومیٹر اور Berlin سے آنے والوں نے 558 کلومیٹر کا طویل سفر کرکے نماز جمعہ میں شمولیت کی۔

یہ سب لوگ اور فیملیز اتنے طویل سفر طے کرکے محض اس لئے فرانکفرٹ پہنچی تھیں کہ اپنے پیارے آقا کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کرنے کی سعادت پاسکیں۔آج نماز جمعہ ادا کرنے والوں کی تعداد مجموعی طور پر پانچ ہزار سے زائد تھی۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دو بجے دوپہر یہاں تشریف لاکر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

خطبہ جمعہ کا مکمل متن بدر کے اسی شمارہ میں پیش ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ تین بجکر پانچ منٹ تک جاری رہا۔بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جمعہ ونماز عصر جمع کرکے پڑھائیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

آج کا خطبہ جمعہ MTA انٹرنیشنل کے ذریعہ یہاں سے دنیا بھر میں Live نشر ہوا۔یہاں مقامی طور پر خطبہ جمعہ کا جرمن زبان میں رواں ترجمہ بھی کیا گیا۔

انفرادی وفیملی ملاقاتیں

آج پچھلے پہر پروگرام کے مطابق ملاقاتیں تھیں۔ چھ بجکر 55 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج 38 فیملیز کے 129 افراد اور 46 افراد نے

انفرادی طور پر یعنی کُل 177 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کا شرف پایا اور ہر ایک نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔

ملاقات کا شرف پانے والوں میں Frankfurt کی جماعت کے علاوہ جرمنی کی دیگر 49 جماعتوں اور علاقوں سے آنے والے احباب اور فیملیز شامل تھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت دوران ملاقات تعلیم حاصل کرنے والے بچوں اور بچیوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔ کتنے ہی خوش نصیب یہ بچے اور بچیاں ہیں جنہوں نے اپنے آقا کے ساتھ یہ چند بابرکت لمحات گزارے اور پھر حضور انور کے دستِ مبارک سے یہ تحائف حاصل کئے جو ان کی زندگیوں کے لئے ایک یادگار بن گئے۔ اور اپنے آقا کے ساتھ جو تصاویر انہوں نے بنوائیں وہ تصویریں اور اپنے آقا کے قرب میں یہ چند گھڑیاں ان خاندانوں کی ساری زندگی کا سرمایہ ہیں۔ نہ صرف ان کے لئے بلکہ ان کی آئندہ آنے والی نسلیں بھی ان مبارک لمحات کی قدر کریں گی اور ان کو سنبھال کر رکھیں گی اور قدر کی نگاہ سے دیکھیں گی۔ اللہ یہ سعادتیں ان کے لئے مبارک فرمائے۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام سوا نو بجے تک جاری رہا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز از راہ شفقت عزیزم مستنصر احمد طالبعلم درجہ شاہد جامعہ احمدیہ یوکے کی تقریب ولیمہ میں شمولیت کے لئے تشریف لے آئے۔ اس تقریب کا اہتمام ''بیت السبوح'' کے ایک ہال میں کیا گیا تھا۔

اس کے بعد پونے دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

7 جون 2014ء بروز ہفتہ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چار بجکر بیس منٹ پر تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ مختلف ممالک اور جماعتوں سے آنے والے خطوط، رپورٹس اور فیکسز اور معاملات ملاحظہ فرمانے کے بعد ہر ایک خط پر اپنے دستِ مبارک کے ساتھ ہدایات تحریر فرمائیں اور ارشادات سے نوازا۔

یہاں روزانہ قادیان، ربوہ اور لندن مرکز سے آنے والی ڈاک موصول ہوتی ہے اور دنیا کے بعض ممالک سے براہ راست بھی ڈاک آتی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز روزانہ ساتھ کے ساتھ یہ ساری ڈاک ملاحظہ فرماتے ہیں اور ہدایات سے نوازتے ہیں۔

انفرادی وفیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق دوپہر ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج کے اس سیشن میں دس فیملیز کے 31 افراد اور 48 احباب نے انفرادی طور پر اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔

ان سبھی فیملیز اور احباب نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصاویر بنوائیں اور تحائف بھی حاصل کئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے بچوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام سوا دو بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

آج پروگرام کے مطابق جرمنی کے شہر Friedberg میں ''مسجد دارالامان'' کے افتتاح کی تقریب تھی۔

پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور اجتماعی دعا کروائی اور قافلہ بیت السبوح سے Friedberg کے لئے روانہ ہوا۔

فرید برگ کا یہاں سے فاصلہ 19 کلومیٹر ہے۔ قریباً بیس منٹ کے سفر کے بعد پانچ بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی Friedberg تشریف آوری ہوئی۔

مقامی جماعت کے افراد مرد وخواتین، بچے، بچیاں کئی دنوں سے حضور انور کی بابرکت آمد پر تیاریوں میں مصروف تھے اور اس جگہ کو بڑی خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔ ان کے لئے آج کا دن عید سے کم نہ تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک قدم ان کی سرزمین پر دوسری دفعہ پڑ رہے تھے۔ قبل ازیں 29 مئی 2012ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہاں تشریف لا کر ''مسجد دارالامان'' کا سنگ بنیاد رکھا تھا اور آج اِسی مسجد کا افتتاح ہونا تھا۔ ہر کوئی بیحد خوش تھا۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گاڑی اس جگہ پہنچی تو احباب جماعت نے پُرجوش انداز میں نعرے بلند کئے اور بچوں اور بچیوں نے گروپس کی صورت میں دعائیہ نظمیں اور خیر مقدمی گیت پیش کئے اور اپنے آقا کو دل کی گہرائیوں سے اھلاً وسھلاً ومرحبا کہتے ہوئے خوش آمدید کہا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے تو لوکل صدر جماعت ڈاکٹر وحید احمد صاحب، ریجنل امیر مظفر احمد ظفر صاحب اور حیدر علی ظفر صاحب مبلغ انچارج جرمنی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو خوش آمدید کہتے ہوئے مصافحہ کی سعادت حاصل کی۔

اس موقع پر Mr. Peter Ziebarth (جو کونسلر ہیں اور میئر کے نمائندہ کے طور پر آئے تھے)، .Mr Joachim Arnold (کاؤنٹی کمشنر)، Mr. Jörg Uwe Hahn (سابق وزیر انصاف) اور ممبر صوبائی اسمبلی Mr. Tobias Utter اور ممبر صوبائی اسمبلی .Mr Corrado Di Benedetto نے بھی حضور انور کا استقبال کیا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

مسجد دارالامان کا افتتاح

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کے بیرونی حصّہ میں نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مسجد کے اندر تشریف لے آئے اور نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں جس کے ساتھ ہی مسجد کا افتتاح عمل میں آیا۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کے بیرونی احاطہ میں اخروٹ کا پودا لگایا۔ بعد ازاں نمائندہ میئر Ziebarth صاحب اور ضلعی ایڈمنسٹریٹر Joachim Arnold صاحب نے بھی مشترکہ طور پر اخروٹ کا ایک پودا لگایا۔

مسجد دارالامان فرید برگ کے افتتاح کے موقع پر منعقدہ تقریب

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مارکی میں تشریف لے آئے جہاں آج کی اس افتتاحی تقریب میں شامل ہونے والے مہمان پہلے سے ہی اپنی اپنی نشستوں پر موجود تھے۔

شامل ہونے والے جرمن مہمانوں کی تعداد 166 تھی۔ جن میں دو ممبران صوبائی اسمبلی، تین میئر صاحبان اور کاؤنٹی کمشنر، 16 سیاسی شخصیات، 13 کلچر تنظیموں کے نمائندے، 17 پروفیسرز صاحبان اور اساتذہ اور ایک چرچ کے پادری بھی شامل تھے۔ اس کے علاوہ ڈاکٹرز، وکلاء، پولیس اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے مہمان شامل تھے۔

الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا میں HR T.V کے نمائندے اور اخبارات "FAZ"، "Neue Presse" اور "Wetterauer Zeitung" کے نمائندے اور جرنلسٹ شامل تھے۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم مروان گل طالبعلم جامعہ احمدیہ یوکے نے پیش کی۔ بعد ازاں اس کا جرمن ترجمہ ڈاکٹر مرزا نعمان احمد اور اردو ترجمہ عاصم راشد کاہلوں صاحب نے پیش کیا۔

امیر صاحب جرمنی کا تعارفی ایڈریس

امیر صاحب جرمنی نے اپنے ایڈریس میں اس علاقہ کا تعارف کرواتے ہوئے بتایا:

شہر Friedberg جو سات قصبات پر مشتمل ہے۔ فرانکفرٹ سے 30 کلومیٹر دور، جرمنی کے صوبہ Hessen میں واقع ہے۔ اس کی آبادی تیس ہزار نفوس پر مشتمل ہے۔

اس شہر کو رومن امپائر کے زمانے سے فوجی طور پر اہمیت حاصل رہی ہے۔ شہر میں واقع پہاڑی پر جو قلعہ بنایا گیا اس میں رومن ملٹری کیمپ قائم کیا گیا۔

قرون وسطیٰ میں اس شہر کا علاقہ تجارت کے لئے انتہائی اہم تھا۔ آج بھی یہ شہر ضلع Wetterau کا معاشرتی مرکز ہے۔ Adolf Tower جس کی اونچائی 58 میٹر ہے اس شہر کا سمبل (Symbol) ہے۔

جماعت فرید برگ (Friedberg) کا قیام 1990ء میں عمل میں آیا اور اس کے پہلے صدر مکرم مرزا نعیم احمد صاحب مقرر ہوئے۔ سال 2006ء میں جب جرمنی میں لوکل امارتوں کا نظام قائم کیا گیا تو ڈاکٹر وحید احمد صاحب اس کے پہلے لوکل امیر مقرر ہوئے۔ سال 2010ء میں لوکل امارت ختم کر کے علیحدہ جماعتیں بنا دی گئیں اور آجکل ڈاکٹر وحید احمد صاحب جماعت فرید برگ کے صدر ہیں۔ یہ جماعت اس وقت تین صد سے زائد افراد پر مشتمل ہے۔ ہمارے طلباء یونیورسٹیز میں پڑھ رہے ہیں اور بعض .Ph.D بھی ہیں۔

اس علاقہ میں مسجد کے لئے پلاٹ ملنا کافی مشکل تھا بلکہ مسجد تعمیر کرنے کی اجازت ملنی بھی نہایت مشکل تھی۔ حضور انور کی خدمت میں دعا کے لئے مسلسل خطوط لکھے گئے اور اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا۔ جماعت کے کونسل سے رابطہ کرنے پر پتہ لگا کہ رہائشی اور صنعتی علاقوں میں پلاٹ نسبتاً سستے ملتے ہیں۔ چنانچہ اس طرف بھر پور توجہ دی گئی اور کونسل سے مستقل رابطہ رہا۔ آخر کار 2009ء میں ایک پلاٹ 2000 مربع میٹر کا ملا اور ساتھ مسجد کی اجازت بھی ملی۔ اس علاقہ کے میئر Michael Keller نے جماعت کی بہت مدد کی۔ چنانچہ یہ پلاٹ 13 اکتوبر 2011ء کو دو لاکھ ساٹھ ہزار یورو میں خریدا گیا اور 29 مئی 2012ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہاں تشریف لا کر اس مسجد دارالامان کا سنگ بنیاد رکھا اور آج اس کا افتتاح حضور انور فرما رہے ہیں۔

مسجد کے ہال کو دو حصّوں میں تقسیم کر کے مردوں اور خواتین کے لئے علیحدہ علیحدہ جگہ بنائی گئی ہے۔ اس کے علاوہ دفاتر بھی موجود ہیں، کچن بھی ہے۔ مسجد کے گنبد کا قطر پانچ میٹر اور مینارہ کی اونچائی نو میٹر ہے۔ اٹھارہ گاڑیوں کی پارکنگ کی جگہ ہے۔

تقریب میں شامل
بعض معزز مہمانوں کے ایڈریسز

❁ بعد ازاں کونسل ممبر Mr. Peter Ziebarth نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا :

مجھے آج مسجد کے افتتاح کے موقع پر بلایا گیا ہے۔ میں بہت خوشی سے آج کی اس تقریب میں شامل ہوں۔ شہر کی پارلیمنٹ کے ممبر کے طور پر اور شہر کی انتظامیہ کی طرف سے حاضر ہوں اور سب شہر کے لوگوں کی نمائندگی کر رہا ہوں۔ فرید برگ ایسا شہر ہے جہاں سب مذاہب کے لوگ آباد ہیں۔ جن لوگوں نے یہ مسجد بنائی ہے وہ فرید برگ کو اپنا گھر سمجھتے ہیں اور یہ ایک کامیاب انٹیگریشن

ZUBER ENGINEERING WORK
زبیر احمد شحنہ
(الیس اللہ بکافٍ عبدہ)
Body Building
All Types of Welding and Grill Works

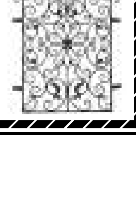
Cell: 09886083030, 09480943021
HK Road- YADGIR-585201
Distt. Gulbarga (KARNATKA)

قربانی، صدقہ، شادی اور ولیمہ کیلئے بکرے و مرغے کا حلال گوشت دستیاب ہے
SINDHI BROTHERS
& MEAT SHOP
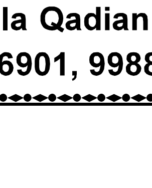
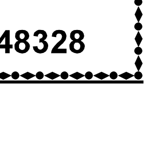
Prop. Tariq
Ahmadiyya Mohalla Qadian
Mob. 9780601509, 9888266901, 9988748328

کی ضمانت ہے۔ انٹیگریشن کا مقصد یہ نہیں کہ ہم صرف اپنی ثقافت کو قائم رکھیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم اس جگہ کو اپنا گھر سمجھیں۔ آج مسجد دارالامان سے اسی بات کا اظہار ہو رہا ہے اور ہمیں اس بات سے بہت خوشی ہے۔ میں جماعت احمدیہ کو اس کی مبارکباد دیتا ہوں نیز میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مسجد پر اور اس میں عبادت کرنے والوں پر اپنی حفاظت کے پَر جھکائے رکھے۔

بعد ازاں Mr. Joachim Arnold ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریٹر اور کمشنر آف کاؤنٹی نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:

میں آج اس پورے ضلع کی طرف سے آپ کو نئی مسجد کے افتتاح پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی حفاظت فرمائے جو اس مسجد میں داخل ہوں گے اور خدا کی عبادت کریں گے۔ ہمارا ضلع Wetterau ایک بین الاقوامی علاقہ ہے جہاں 25 ہزار غیر ملکی رہتے ہیں۔ ہم ان لوگوں کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اس جگہ 119 اقوام کے لوگ رہتے ہیں۔ ہر کوئی چاہتا ہے کہ اِس ماحول میں گھل مِل جائیں۔ مختلف مزاج اور سوچ کے لوگ ہیں کچھ مذہب کے ساتھ تعلق رکھنے کی کوشش کرتے ہیں اور کچھ کے دوسرے تصوّرات ہیں۔ لیکن ہر ایک کو یہاں رہنے اور آزادی سے اپنی رائے کے اظہار کا حق ہے۔ یہ جمہوریت کا اصول ہے۔ ہم نے اپنی غلطیوں سے سیکھا ہے جو ہم نے مثال کے طور پر Nazi کے دور میں کی تھیں۔

رواداری ہمارے لئے بہت اہمیت رکھتی ہے۔ رواداری کے لئے خطرہ انتہا پسند اور متشدّد لوگوں سے ہوتا ہے جو مذہبی بھی ہوتے ہیں اور سیاسی بھی ہوتے ہیں۔

مَیں 25 سال سے اس بات پر گواہ ہوں کہ احمدیہ مسلم جماعت ہمیشہ رواداری کا پاس رکھتی ہے اور معاشرہ میں اپنا کردار ادا کرتی ہے۔ آپ کی مسجد اس بات کی نشانی ہے کہ یہاں مذہبی رواداری ہے اور ایک دوسرے سے رواداری کے ساتھ رہ سکتے ہیں۔ اس لئے میں خدا کی برکت اس مسجد میں چاہتا ہوں۔

اس کے بعد سابق وزیر انصاف Mr. Jörg Uwe Hahn نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔

موصوف نے کہا: عزت مآب خلیفۃ المسیح ! آج اس اہم تقریب میں شامل ہو کر مَیں بہت خوش ہوں۔ جب ہم ایک جگہ پر رہنا چاہتے ہیں تو اپنا گھر بناتے ہیں اور جب مستقل رہنا چاہتے ہیں تو خدا کا گھر بناتے ہیں۔ میرے لئے یہ بڑا اہم دن ہے کہ آج میں خدا کے گھر کے افتتاح کے موقع پر حاضر ہوں۔ میں پارلیمنٹ کے دوسرے ممبران کی طرف سے جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ گزشتہ سالوں میں آپ نے جو مساجد بنائیں ان کی ایک بڑی تعداد صوبہ ہیسن میں ہے۔

میں خاص طور پر اس بات کا بھی شکر گزار ہوں کہ آپ نے ہمارے صوبہ Hessen کے لئے یہ بات ممکن بنائی کہ Hessen کے صوبہ میں اسکولوں میں اسلام کی تعلیم دی جا رہی ہے اور اس سلسلہ میں جماعت احمدیہ نے ہمارے ساتھ غیر معمولی تعاون کیا ہے۔

جب آپ نے یہاں خدا کا گھر بنایا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ یہاں اپنے آپ کو اچھا محسوس کر رہے ہیں اور ایک مسجد تعمیر کی ہے تو حکومت کا فرض بنتا ہے کہ وہ آپ کو تمام برابر کے حقوق دے جو ایک مذہبی جماعت کو ملنے چاہئیں۔

آپ ہر سال کے آغاز پر صوبہ Hessen کے ہر علاقہ میں وقار عمل کر کے صفائی کرتے ہیں اور شجر کاری کے پروگراموں میں حصّہ لیتے ہیں اور اس طرح عوام کی خدمت کرتے ہیں۔

جماعت احمدیہ اب جرمنی کا حصّہ ہے اور صوبہ Hessen کا حصّہ ہے اور ہمارے ضلع کا حصّہ ہے۔ اگر کوئی ہمسایہ شکایت کرتا ہے کہ اس سڑک پر ایک دم اتنی گاڑیاں کھڑی ہوگئی ہیں تو آپ ہرگز نہ گھبرائیں۔ آپ سمجھ لیں کہ انٹیگریشن تقریباً ہوگئی ہے اور آپ ہمارے اس شہر کا باقاعدہ حصّہ بن چکے ہیں۔ آپ سب کا بہت بہت شکریہ۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چھ بجکر بیس منٹ پر اپنا خطاب فرمایا۔

خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بر موقع افتتاح مسجد دارالامان Friedberg، جرمنی

تشہّد و تعوّذ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

[الحمد للہ کہ آج فریڈ برگ کی جماعت کو اس مسجد کے افتتاح کی توفیق مل رہی ہے۔ ایک مقرر نے اپنے ایڈریس میں یہ اظہار کیا کہ جماعت کے لئے یہ خوشی کا دن ہوگا۔ یقیناً ہمارے لئے خوشی کا دن ہے کیونکہ آج ہمیں اس شہر میں، یہاں پر رہنے والے احمدیوں کو ایک خدا کی عبادت کرنے کے لئے ایک گھر اور جگہ میسر آگئی۔ یہاں پانچ وقت آکر نمازیں ادا کر سکتے ہیں۔ اس کا نام ''مسجد دارالامان'' رکھا گیا ہے۔ یہ مسجد جہاں ہمیں عبادت کرنے کے لئے جگہ مہیا کرتی ہے وہاں جیسا کہ اس کے نام سے بھی ظاہر ہے یہاں آنے والے امن اور سلامتی کی تلاش میں یہاں آتے ہیں کیونکہ خدا تعالیٰ جو اپنی مخلوق کو پیدا کرنے والا ہے وہ اپنی مخلوق کے لئے امن اور سلامتی اور تحفظ چاہتا ہے، اور یہی اس مسجد کا مقصد ہے، اور پھر یہی نہیں کہ یہاں آنے والے امن میں ہوں گے بلکہ اس نام سے یہ بھی ظاہر ہے کہ یہ مسجد اس علاقے کے لوگوں کے لئے، دوستوں کے لئے، ہر شخص کے لئے چاہے وہ کسی بھی مذہب وملت کا ہے، چاہے وہ مذہب پر یقین رکھتا ہے یا نہیں ،امن اور سلامتی اور تحفظ کی ضمانت ہے۔ پس یہ مسجد کا بنیادی مقصد ہے۔ اور انشاء اللہ یہ مقصد یہاں آنے والے پورا کرنے کی کوشش کریں گے۔

یہاں Integration کا ذکر ہوا، کہ جب آدمی کسی جگہ پر اپنا گھر بنا لیتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ وہاں پر Integrate ہو رہا ہے، یا ہونا چاہتا ہے، یا ان لوگوں میں اپنے آپ کو ضم کرنا چاہتا ہے۔ لیکن میرے نزدیک Integration کا اس سے بھی بڑھ کر مطلب ہے کہ جہاں آپ رہتے ہیں، جس شہر میں آپ رہتے ہیں، جس ملک میں آپ رہتے ہیں وہاں کے لئے آپ اپنے دل میں ایک محبت اور پیار بھی پیدا کریں اور اس کی بہتری اور ترقی کے لئے کوشش بھی کریں اور یہی جماعت احمدیہ کا مقصد ہے کہ جب جماعت کے باہر سے آنے والے Immigrants کسی جگہ جا کر آباد ہوتے ہیں، اب یہاں پیدا ہونے والے جو بچے ہیں وہ جرمن نیشنل ہیں، تو ان کا فرض بنتا ہے کہ Integration کے اس مقصد کو سمجھیں کہ ہم جس ملک میں رہتے ہیں اس کی خدمت کرنی ہے اس کی ترقی میں حصہ لینا ہے اس کی بہتری کے لئے اپنی پوری صلاحیتوں کو بروئے کار لانا ہے اور جب یہ ہوگا تو تبھی ہم صحیح طور پر کہہ سکتے ہیں کہ ہم اس قوم میں، اس ملک میں صحیح طرح Integrate ہو گئے ہیں۔ اس کے بغیر ظاہری گھر بنا لینے سے وہ مقصد پورا نہیں ہوسکتا۔ پس یہ تعلیم ہے جو ہماری ہے اور یہ تعلیم ہے جس پر ہم عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پھر امن کی باتیں ہوتی ہیں۔ پہلے بھی مَیں نے ذکر کیا کہ مسجد کا نام بھی دارالامان ہے یعنی جہاں امن اور تحفظ ملتا ہے۔ اس مسجد میں جہاں عبادت کرنے والوں کو اپنے اعلیٰ اخلاق کا اظہار کرنا ہوگا وہاں ہر ایک آنے والے کے الفاظ میں بھی اور عمل میں بھی دوسروں کے لئے امن اور محبت اور پیار جھلکتا ہوا نظر آئے۔ جب یہ ہوگا تو پھر انسانیت کی قدریں بھی قائم ہوں گی۔ وہ values قائم ہوں گی جن کی زمانے کو ضرورت ہے اور آجکل کے زمانے کے لئے یہ بہت بڑی چیز ہے کیونکہ ہم ہر طرف دیکھتے ہیں کہ دنیا میں فساد پھیلا ہوا ہے اور اس فساد کو دور کرنے کے لئے پیار اور محبت کی ضرورت ہے۔ اور پیار اور محبت کے بعد ہی پھر امن قائم ہوتا ہے۔ پس یہ دونوں چیزیں آپس میں ملی ہوئی ہیں جس کا اظہار ہم احمدی دنیا میں ہر جگہ کرتے ہیں اور انشاء اللہ جیسا کہ یہاں پہلے بھی کرتے رہے اور آئندہ بھی کریں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اسلامی تعلیم کی روشنی میں ہی بانیٔ جماعت احمدیہ نے ہمیں فرمایا تم دوسروں کے درد کو اپنا درد سمجھو، تبھی تم حقیقی رنگ میں پیار اور محبت کا اظہار کر سکو گے۔ صرف تمہارا دعویٰ نہیں ہوگا۔ صرف تمہارے منہ کی باتیں نہیں ہوں گی بلکہ جب تم درد سمجھو گے اور درد کو دور کرنے کی کوشش کرو گے تو وہی چیز ہے جو تمہیں اس قابل بنائے گی کہ تم حقیقی رنگ میں پیار اور محبت کر سکو اور اسی سے پھر دنیا میں امن بھی قائم ہوگا۔

قرآن شریف نے تو ہمیں یہ تعلیم بھی دی ہے کہ دوسروں کے بتوں کو بھی برا نہ کہو۔ وہ جواب میں تمہارے خدا کو برا کہیں گے اور پھر جب خدا کو برا کہیں گے تو پھر ایک تو تم اُس خدا کو برا کہلوانے کا باعث بن رہے ہو گے کیونکہ کسی کے بُت کو برا کہہ کر پہل تم نے کی ہے اور اس کے جواب میں وہ خدا کو برا کہہ رہے ہیں۔ اس گناہ میں تم بھی شامل ہو۔ دوسرا جب تم برا کہو گے اور جواب میں وہ بھی برا کہیں گے تو پھر فساد اور جھگڑے بڑھتے چلے جائیں گے۔ بجائے امن قائم ہونے کے اس جگہ پر فساد قائم ہو جائے گا۔

پس یہ وہ تعلیم ہے جس کی رُو سے ہم پیار اور امن اور محبت کا پیغام دنیا میں پہنچاتے ہیں۔ اب یہ مسجد جب بن گئی ہے، پہلے بھی آپ لوگوں کو یہاں تجربہ ہے اور وہی تجربہ جو آپ لوگوں کا ہے اس کا اظہار آج یہاں ہو رہا ہے، کہ آپ لوگ جو اس تعداد میں یہاں بیٹھے ہوئے ہیں کہ احمدی پیار اور محبت کرنے والے ہیں اور آپ لوگوں سے تعلق رکھنے والے ہیں، جس کا مقررین نے ذکر بھی کیا ہے۔ پس یہ اظہار تو احمدی پہلے ہی کر رہے ہیں اور جیسا کہ میں نے کہا اس کا ثبوت یہاں آپ کی موجودگی ہے۔ اب مسجد بننے کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ یہ اظہار پہلے سے بڑھ کر ہوگا۔ کیونکہ مسجد امن کا ایک نشان ہے، پیار کا ایک نشان ہے، محبت کا ایک نشان ہے۔ دوسرے کے جذبات کی قدر کرنے کا ایک نشان ہے، عبادت کی جگہ ہے تا کہ اس خدا کے آگے جھکیں جس نے ہمیں پیدا کیا ہے، جو اپنی مخلوق سے پیار کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ اپنی مخلوق سے بہت پیار کرتا ہے، جو اُس نے پیدا کی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس ہمارا فرض ہے کہ جب ہم اللہ تعالیٰ کی خاطر ایک مسجد بناتے ہیں، یہاں جمع ہوتے ہیں اور اُس خدا کی عبادت کرنے والے ہیں، تو اس کی مخلوق سے بھی ہم پیار کریں۔ قطع نظر اس کے کہ وہ کس مذہب سے تعلق رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں ہمیں پہلا سبق ہی یہ دیا ہے کہ تم اُس خدا کی عبادت کرو جو ربّ العالمین ہے، جو تمام جہانوں کا ربّ ہے۔ جو کُل کائنات کا ربّ ہے، جو زمین میں رہنے والی ہر مخلوق کا ربّ ہے اور انسان جو سب سے بڑھ کر اُس کی مخلوق ہے، اشرف المخلوقات ہے، اُس کا تو سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ خیال رکھتا ہے۔ پس جب ہم اُس خدا کی عبادت کرنے والے ہیں جو تمام مخلوق کا ربّ ہے تو یہ کس طرح ہوسکتا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے کسی بھی رنگ میں نفرت کرنے والے ہوں یا اُس کے امن کو برباد کرنے والے ہوں۔ پس ہر مذہب کے ماننے والے کو خدا تعالیٰ پالتا ہے، اُن کا ربّ ہے، اُن کے لیے سہولیات مہیا کرتا ہے اور جو اس کو نہیں بھی مانتے ،اُس کی رحمانیت اُن کے لئے بھی کام کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں رحمان ہوں، جو میری عبادت نہیں بھی کرنے والے اُن کی ضروریات کو میں اس لیے پورا کرتا ہوں کہ میں نے اُن کو پیدا کیا ہے اور اس دنیا میں جہاں

Prop. Md. Mustafa Late Abdul Qadeer Laadji Yadgir (K.A)
09845924940, 09986253320

BHARAT BATTERIES
SHAHPUR-KARNATAKA
Mfrs of: BHARAT BATTERY & BHARAT PLATES
Spl: In: All kinds of Batteries
Opp. Bajaj Show Room, B.B.ROAD, Shahpur- 585 233, Yadgir, Karnataka

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

تک اُن کی ضروریات کا سوال ہے میں اُن کو پورا کرتا رہوں گا۔ پس رحمان خدا اور اُس پالنے والے خدا کی ہم عبادت کرنے والے ہیں اور ہمارے لیے یہ ضروری ہے کہ ہم پھر اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی قدر کریں اور رحم کے جذبے کے ساتھ اُن سے تعلق قائم کریں۔ جو ہماری مخالفت کرنے والے ہیں اُن سے بھی نرمی کا سلوک کریں اور کبھی فساد پیدا نہ ہونے دیں۔

پس عبادت کے ساتھ ساتھ امن اور سلامتی کا یہ پیغام ہے جو ہم نے پھیلانا ہے اور پھیلاتے ہیں اور خدمت انسانیت کے کام بھی ہم دنیا میں کررہے ہیں۔ اس کے منصوبے بھی ہمارے ہیں کیونکہ حقیقی عبادت کرنے والے کا یہ کام ہے کہ وہ خدمت انسانیت بھی کرے، غریب کی خدمت کرے۔ غریب ممالک میں ہمارے بہت سارے خدمت خلق کے کام چل رہے ہیں، Project چل رہے ہیں۔ جماعت غریبوں کی خدمت کرتی ہے۔ بہت سے منصوبے ایسے ہیں، ہمارا ایک ذیلی ادارہ ہیومنٹی فرسٹ کا ہے جس کو افریقہ میں بعض غریب ممالک دیے گئے ہیں جہاں وہ اپنا کام کررہے ہیں۔ اُن Projects کے علاوہ جو جماعت کا مرکزی نظام چلا رہا ہے، بہت سارے ایسے Projects ہیں جو جماعت احمدیہ غریب ممالک میں چلا رہی ہے مثلاً بنین میں ایک Orphanage ہے، یتیم خانہ ہے۔ جماعت جرمنی کے تحت یہ Project چل رہا ہے اور بلا تفریق مذہب وملت لوگوں کی خدمت ہو رہی ہے بلکہ اُس یتیم خانہ میں آنے والے تقریباً تمام کے تمام بچے ہی اُن لوگوں میں سے ہیں جو احمدی نہیں۔ ہم تو ان کی خدمت کررہے ہیں اور جہاں بھی ہمارے آدمی خدمت کرنے جاتے ہیں وہاں ہمارے سامنے اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ہوتا ہے کہ اپنے بھائی کی خدمت کرو، معذوروں کی خدمت کرو، مجبوروں کی خدمت کرو۔ اور وہ Projects جو جرمنی کی جماعت کو دیئے گئے ہیں اُن پر جب اُن ممالک میں عمل درآمد ہوتا ہے تو نہ صرف یہ کہ ہم خدمت کررہے ہوتے ہیں بلکہ اُن ملکوں میں جرمنی کی بھی پہچان ہوتی ہے۔ گویا کہ ہم خدمتِ انسانیت کے ساتھ اُن ملکوں میں جرمنی کے سفیر بھی ہیں۔ یہی نہیں کہ یہاں اس ملک میں ہم خدمت کررہے ہیں بلکہ ہماری خدمات دنیا میں مختلف جگہوں پر ہیں۔ جیسا کہ مَیں نے کہا مختلف ممالک مختلف ملکوں کے سپرد کئے گئے ہیں۔ جرمنی کی جماعت کے سپرد بھی بعض غریب ممالک ہیں۔ جب یہ وہاں خدمت کرنے جاتے ہیں تو یہ پتہ لگتا ہے کہ یہ لوگ جرمنی سے آئے ہیں، یہ خدمتِ انسانیت کرنے کے لئے آئے ہیں، تو اس طرح جرمنی کے سفیر بن کر وہاں جرمنی کے نام کو بھی روشن کرنے والے ہیں۔ یہ کام ہیں جو جماعت دنیا میں کرتی ہے اور یہی ہمارا مطمح نظر ہے جو بجالانے کے لئے ہم کوشش کرتے ہیں کہ عبادتوں کے ساتھ ساتھ خدمت انسانیت بھی کی جائے۔ یہی یہاں کے رہنے والے احمدیوں کو میں دوبارہ اس بات کی یاد دہانی کروانا چاہتا ہوں کہ اس مسجد کے بننے کے بعد آپ کی عبادتوں کے معیار بھی پہلے سے زیادہ بلند ہوں اور خدمت انسانیت کے معیار بھی پہلے سے زیادہ بلند ہوں۔ اور علاقے میں، اس شہر میں جہاں آپ رہتے ہیں امن قائم کرنے اور خدمت کرنے کے معیار بھی پہلے سے بلند ہوں اور مہمانوں کو بھی مَیں دوبارہ یہ عرض کروں گا کہ آپ تو یہاں آئے، یقیناً آپ کے دل میں جماعت کے لئے بہتر جذبات اور خیالات تھے تبھی آپ یہاں تشریف لائے اور بعض ایسے لوگ ہیں اور ہوتے ہیں ہر ملک میں اور شہر میں جن کے کچھ تحفظات ہوتے ہیں، تو آپ لوگ اپنے اپنے حلقہ میں اُن کے تحفظات کو بھی دُور کرنے کی کوشش کریں کہ جماعت احمدیہ پیار اور محبت پھیلانے والی جماعت ہے اور جب یہ مسجدیں تعمیر کرتی ہے تو مسجد اُس پیار اور محبت کو پھیلانے کا ایک مزید ذریعہ بنتی ہے اور بہت بڑا ذریعہ بنتی ہے اور مسجد سے کسی قسم کا خوف اور خطرہ نہیں ہے بلکہ یہ کُھلی ہے اور ہر شخص کے لئے کُھلی ہے اور جب بھی اور جس وقت بھی آپ چاہیں یہاں آئیں اور انشاء اللہ تعالیٰ آپ ہم سے پیار اور محبت کے جذبات ہی دیکھیں گے۔ ان چند الفاظ کے بعد میں اپنی بات ختم کرتا ہوں۔ شکریہ۔ جزاک اللہ۔]

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب چھ بجکر 37 منٹ تک جاری رہا۔ آخر پر حضور انور نے دعا کروائی۔

اس کے بعد مارکی میں ہی ریفریشمنٹ کا انتظام کیا گیا تھا۔ بعد ازاں مہمانوں نے حضور انور سے شرف ملاقات بھی پایا۔ حضور انور از راہ شفقت مہمانوں سے گفتگو فرماتے اور بعض مہمانوں کو تحائف بھی عطا فرمائے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ کی مارکی میں تشریف لے گئے جہاں خواتین کو شرف زیارت نصیب ہوا اور بچیوں نے مختلف گروپس کی صورت میں دعائیہ نظمیں اور گیت پیش کئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد میں تشریف لے آئے جہاں لوکل مجلس عاملہ کے ممبران اور دیگر جماعتی عہدیداران نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصاویر بنوانے کا شرف پایا۔ اس دوران تمام بچے مسجد کے بیرونی احاطہ میں ایک قطار میں کھڑے ہو چکے تھے۔ حضور انور نے از راہ شفقت تمام بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔ اب یہاں سے روانگی کا وقت قریب تھا۔ بچے اور بچیاں مسجد کے بیرونی گیٹ سے باہر کھڑے الوداعی دعائیہ نظمیں پڑھ رہے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی اور سات بجکر بیس منٹ پر یہاں سے کاربن (Karben) شہر کے لئے روانگی ہوئی۔

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 27 جون 2014)

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

”اللہ کا لفظ اسی ہستی پر بولا جاتا ہے جس میں کوئی نقص ہو ہی نہیں۔“

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۴۸)

منجانب: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

اعلان نکاح

خاکسار کے بیٹے عزیزم محمد شارق خان سلمہ (واقف زندگی) کا نکاح عزیزہ سیدہ ثمینہ شاہین خان سلمہا بنت مکرم سید امداد علی صاحب (واقف زندگی) آف خانپورہ (چیک ایمرچھ) یاری پورہ ضلع کولگام کشمیر کے ساتھ مبلغ ایک لاکھ روپے حق مہر پر مورخہ 25 مارچ 2014ء کو بعد نماز عصر مسجد مبارک قادیان میں محترم مولانا منیر احمد صاحب خادم ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد جنوبی ہند نے پڑھایا۔ احباب سے رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کیلئے دعاؤں کی درخواست ہے۔

(محمد ذاکر خان بمیالوی۔ سہارنپور)

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

”انسان اصل میں اُنسان سے ہے یعنی دو محبتوں کا مجموعہ ہے۔ ایک اُنس وہ خدا سے کرتا ہے دوسرا اُنس انسان سے۔“ (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۶)

طالب دُعا: قریشی محمد عبد اللہ تیماپوری۔ صدر و ضلعی امیر جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

M/S ALLIA
EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

سٹڈی ابراڈ

All Services free of Cost

Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.

About Us

Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years

Achievements

- NAFSA Member Association , USA.

- Certified Agent of the British High Commission
- Trusted Partner of Ireland High Commission
- Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.

Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh,
Phone : +91 40 49108888.

Study Abroad

10 Offices Across India

بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں

CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

Karben (جرمنی) میں مسجد صادق کے سنگ بنیاد کی تقریب میں علاقہ کے میئر، مختلف سیاسی وسماجی اہم شخصیات اور دیگر معززین شہر کی شرکت۔
مسجد کی تعمیر پر مبارکباد اور جماعت احمدیہ کی رواداری اور ملکی خدمات میں بھرپور شرکت پر خراج تحسین

❁ ... یہ مسجد جس کا نام صادق رکھا گیا ہے جب مکمل ہوگی اور اس پر صادق مسجد لکھا جائے گا اس کا مطلب بھی یہی ہے کہ سچا اور سچائی کو پھیلانے والا، سچ پھیلانے والا۔ ❁ ... احمدی جو بات کہتے ہیں سچ کہتے ہیں اور سچائی پھیلانے والے ہیں۔ ❁ ... مسجد ایک ایسی جگہ بننے والی ہے جہاں لوگ صرف خدا تعالیٰ کی عبادت کے لئے ہی اکٹھے نہیں ہوتے بلکہ اس کے پیغام کو پہنچانے اور اس پر عمل کرنے کے لئے بھی اکٹھے ہوتے ہیں جو اُن کو خدا تعالیٰ نے دیا ہے اور وہ یہ ہے کہ جہاں تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو وہاں اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حق بھی ادا کرو۔ ❁ ... ہمارا ہر کام سچ پر ہے۔ سچائی پر ہے۔ انصاف پر ہے اور ہمارا ہر پیغام امن، محبت، سلامتی اور پیار کا ہے۔ ❁ ... 'خلیفۃ المسیح کا امن کا پیغام پہنچانے کا انداز بہت مؤثر ہے۔' ❁ ... 'خلیفۃ المسیح کی ہر بات اس آدمی کے دل کی آواز ہے جو امن اور سلامتی چاہتا ہے۔' ❁ ... 'خلیفہ بہت گہرائی سے سوچنے والے انسان ہیں جو اپنے الفاظ بہت سوچ کر چنتے ہیں۔' ❁ ... 'خلیفہ سے امن اور محبت کی لہریں پھوٹتی ہیں جو انسان کے دل پر اثر کرتی ہیں اور بہت سکون ملتا ہے۔'

(مسجد دارالامان فرید برگ کے افتتاح اور مسجد صادق کاربن کے سنگ بنیاد کی تقریب میں شامل مہمانوں کے تأثرات)

تقریب آمین۔ الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا میں حضور انور کے دورہ اور مساجد کے افتتاح وسنگ بنیاد کی تقریبات کی تشہیر

(بقیہ رپورٹ) 7 جون 2014ء بروز ہفتہ

کاربن (Karben) میں مسجد صادق کے سنگ بنیاد کی تقریب

فرید برگ سے Karben شہر کا فاصلہ قریباً چھ کلومیٹر ہے۔ دس منٹ کے سفر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی Karben تشریف آوری ہوئی۔

یہاں کی مقامی جماعت کے افراد مرد وخواتین، جوان بوڑھے اور بچے بچیوں نے بڑے پُر جوش اور والہانہ انداز میں اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا۔ ان کے لئے آج کا دن بے انتہا خوشیوں اور برکتوں کا حامل دن تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک قدم پہلی دفعہ ان کی سرزمین پر پڑ رہے تھے۔ ہر کوئی بے حد خوش تھا۔ جونہی حضور انور کی گاڑی اس جگہ پہنچی تو احباب جماعت نے خوشی سے نعرے بلند کئے اور بچوں اور بچیوں کے گروپس نے دعائیہ گیت پیش کئے اور اپنے آقا کو دل کی گہرائیوں سے اھلاً وسھلاً ومرحبا کہتے ہوئے خوش آمدید کہا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے تو لوکل صدر جماعت عاطف شہزاد ورک صاحب اور ریجنل امیر مظفر احمد ظفر صاحب اور نمائندہ انتظامیہ شہر کاربن Mr. Phillip von Leonhardi نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

بعد ازاں پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مارکی میں تشریف لے آئے جہاں مسجد کے سنگ بنیاد کی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو حافظ احمد بصیر صاحب نے کی۔ بعد ازاں اس کا اردو ترجمہ فرید احمد تبسم صاحب اور جرمن ترجمہ عبدالرفیق صاحب نے پیش کیا۔

امیر جماعت جرمنی کا تعارفی ایڈریس

اس کے بعد مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی نے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کرتے ہوئے بتایا:

نویں صدی عیسوی میں کاربن (Karben) شہر کا ذکر ملتا ہے۔ کاربن شہر فرانکفرٹ سے صرف 15 کلومیٹر کے فاصلہ پر شمال میں، ضلع Wetterau میں واقع ہے۔ اس کی آبادی 21 ہزار سے زیادہ ہے۔ اس شہر میں دنیا کے 80 مختلف ممالک کے لوگ آباد ہیں۔ یہ شہر دریائے Nidda کے کنارے آباد ہے۔ ایگریکلچرل علاقہ ہے اور یہاں پر ایگریکلچرل میوزیم بھی قائم ہے۔ اس شہر کا رقبہ 43 مربع کلومیٹر ہے۔

اس شہر میں جماعت احمدیہ کا قیام 1987ء میں ہوا۔ شروع میں چھ خاندان یہاں آکر آباد ہوئے۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی تجنید 150 سے زائد ہے۔

شروع میں مختلف گھروں میں سینٹر بنا کر نمازیں ادا کی جاتی تھیں۔ بعد ازاں نمازوں اور اجلاسات کے لئے ایک چھوٹا سا گھر کرایہ پر لیا گیا جو گزشتہ سال تک استعمال کیا گیا۔ اس کے بعد شہر کے ٹاؤن ہال کے تہ خانہ میں ایک جگہ حاصل کی گئی جو اب نمازوں اور دیگر پروگراموں کے لئے استعمال ہوتی ہے۔

یہاں کی مقامی جماعت اگرچہ چھوٹی ہے لیکن بڑی فعّال ہے۔ نمائشیں لگاتے ہیں اور تبلیغی پروگرام منعقد کرتے ہیں اور گزشتہ دس سالوں سے، ہر سال باقاعدہ سال نو کے آغاز میں یکم جنوری کو وقار عمل کرتے ہیں اور شہر کے مختلف حصوں کی صفائی کرتے ہیں۔

19 دسمبر 2013ء کو جماعت کو یہاں مسجد کی تعمیر کے لئے 834 مربع میٹر کا قطعہ زمین حاصل کرنے کی توفیق ملی۔ یہ قطعہ زمین قریباً ایک لاکھ 80 ہزار یورو میں خریدا گیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس مسجد کا نام مسجد صادق رکھا ہے۔ یہاں نماز کے لئے مردوں اور عورتوں کے علیحدہ علیحدہ ہال کے علاوہ دفاتر، کچن اور ایک رہائشی حصہ بھی تعمیر ہوگا۔ مسجد کے گنبد کا قطر 5 میٹر ہوگا جبکہ مینارہ 6 میٹر بلند ہوگا۔

ممبر آف سٹی کونسل کا ایڈریس

امیر صاحب جرمنی کے اس تعارفی ایڈریس کے بعد ممبر آف سٹی کونسل Mr. Phillip Von Deonhardi نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:

آج کا دن بڑا اہم دن ہے کہ ایک مسجد کا سنگ بنیاد رکھا جا رہا ہے۔ یہ ایک ایسی تقریب ہے جو روزمرّہ نہیں ہوتی۔ ایسے دن روز روز نہیں آیا کرتے۔ مجھے بحیثیت نمائندہ شہر کاربن اس بات کی بہت خوشی ہے کہ آج مَیں اس اہم تقریب میں شامل ہوں اور مجھے بات کرنے کا موقع مل رہا ہے۔

ہمارا جماعت احمدیہ سے ایک پرانا تعلق ہے اور ہم کوشش کرتے ہیں کہ اس تعلق کو بڑھائیں اور مضبوط کریں اور مجھے امید ہے کہ ہم جماعت احمدیہ کے ساتھ مل کر اس تعلق کو مزید آگے بڑھائیں گے۔ اور ہم مستقبل میں زیادہ مل کر بیٹھیں گے تاکہ یہ مسجد جلد از جلد تعمیر ہو سکے۔ آپ لوگوں کو مسجد کی بہت ضرورت تھی۔ آپ کے لئے مسجد کی تعمیر خاص اہمیت کی حامل ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ اب مسجد کی تعمیر کے بعد آپ اس میں اپنی عبادت کر سکیں گے۔

آخر پر موصوف نے عربی زبان میں اور جرمن زبان میں السلام علیکم کہا اور کہا کہ مَیں ایک بار پھر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آج آپ نے اس تقریب میں شمولیت کے لئے مجھے دعوت دی۔

کاربن شہر کی اسمبلی کے ممبر کا ایڈریس

اس کے بعد شہر کی اسمبلی اور گرین پارٹی کے ممبر Mario Schafer نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:

آج کا دن جماعت کے لئے برکت والا دن ہے، خوشی کا دن ہے کیونکہ ہم ایک نئی مسجد کا سنگ بنیاد رکھ رہے ہیں اور آج اس تقریب میں شمولیت کے لئے تقریباً ساری دنیا میں پھیلے ہوئے احمدیوں کے سربراہ خلیفۃ المسیح تشریف لائے ہیں تو یہ اس شہر کے لئے ایک بڑا اعزاز ہے۔

آپ Karben شہر میں ایک مسجد بنا رہے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ اب آپ یہاں کے باشندے ہیں اور یہاں منظم اور مستحکم ہو چکے ہیں۔ تقریباً 35 ہزار احمدی جرمنی میں رہتے ہیں۔ آپ جرمنی کی پہلی اسلامی جماعت ہیں جن کو صوبہ Hessen میں چرچ کے برابر مقام ملا ہے اور آپ صوبہ ہیسّن میں اسکولوں میں مذہب اسلام کی تدریس کے لئے ہمارے ساتھ شامل ہیں۔ ہمارے پارٹنر اور مددگار ہیں اور اس میں آپ کا ایک بہت بڑا کردار ہے۔

Karben شہر میں یہ بات ہر کوئی جانتا ہے کہ آپ لوگ نئے سال کے موقع پر شہر کی سڑکوں اور گلیوں کی صفائی کرتے ہیں اور مختلف مذاہب کے لوگوں کی آپس میں گفتگو اور بات چیت کا اہتمام کرتے ہیں۔ یہ سب چیزیں ثابت کرتی ہیں کہ آپ اس شہر کا باقاعدہ ایک حصہ ہیں۔

کاربن جرمنی کا ایک چھوٹا سا شہر ہے لیکن 30 ہزار کی آبادی میں اسّی مختلف اقوام کے لوگ آباد ہیں اور یہ صرف اُسی صورت میں ممکن ہو سکتا ہے جب ہم ایک دوسرے کے ساتھ باہمی پیار و محبت سے رہیں اور ایک دوسرے کو عزّت واحترام کی نگاہ سے دیکھیں خواہ کوئی کسی مذہب سے تعلق رکھنے والا ہو۔ اور کاربن شہر میں ایسا ہی ہے۔

جماعت احمدیہ کو کئی ممالک میں مشکلات اور مظالم کا سامنا ہے۔ مَیں خوش ہوں کہ جرمنی میں اور اس شہر میں آپ کو مذہبی آزادی ہے اور آپ کی جماعت ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' کے ماٹو کے ذریعہ ایک اہم کردار ادا کر رہی ہے۔ Grüne پارٹی کے ذریعہ مَیں لوگوں کو مبارکباد دیتا ہوں۔ اور آخر پر ایک بار پھر آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

بعد ازاں آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔

خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برموقع تقریب سنگِ بنیاد 'مسجد صادق' کاربن (Karben)

تشہّد وتعوّذ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

الحمد للہ کہ آج یہاں ایک چھوٹی سی جماعت کو خدا تعالیٰ مسجد کی بنیاد رکھنے کی توفیق عطا فرما رہا ہے۔ چھوٹی سی جماعت ہے لیکن آپ لوگوں کو اس بات کا احساس ہے کہ آپ لوگوں کے لئے عبادت کی جگہ ہونی چاہئے۔ ایک ایسی جگہ ہونی چاہئے جہاں آپ اکٹھے ہوں اور تمام لوگ جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور جھکیں۔ پس یہ آپ کی جو سوچ ہے اللہ تعالیٰ اس میں برکت ڈالے اور جلد توفیق بھی عطا فرمائے کہ آپ اس مسجد کو مکمل کر سکیں۔

جیسا کہ بتایا گیا ہے کہ یہ چھوٹا سا شہر ہے اور یہاں کی کل آبادی 30 ہزار افراد پر مشتمل ہے اور اس کے باوجود یہاں 80 مختلف قسم کی قومیں آباد ہیں اور گویا کہ ایک ایسے شہر کا نقشہ ہے جہاں باوجود تھوڑی آبادی ہونے کے مختلف لوگ آکر آباد ہوئے اور یقیناً یہ اس بات کی دلیل ہے کہ یہاں ان کو ایک ایسا ماحول میسّر آیا جس کو انہوں نے پسند کیا ورنہ ارد گرد اور بھی بہت سے شہر ہیں وہاں جا کر آباد ہو سکتے تھے۔ اور یہاں کے لوگوں کا آپس کا محبت اور پیار کے تعلق کا اظہار بھی اس بات سے ہوتا ہے کہ باوجود تھوڑے ہونے کے، مختلف قوموں کے ہونے کے، مختلف مذاہب کے ہونے کے، پھر بھی اکٹھے رہتے ہیں۔ اور دنیا میں ہر جگہ یہی جماعت احمدیہ کا پیغام ہے کہ جہاں اللہ تعالیٰ نے انسان کو مختلف قوموں میں پیدا کیا ہے اور یہ مختلف اقوام ایک دوسرے کی پہچان ہیں لیکن جب ایک جگہ اکٹھے ہو جاتے ہیں تو پھر اصل پہچان جو ہے وہ تقویٰ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا خوف ہے اس کا ڈر ہے اس کے حکموں پر عمل ہے اور یہی تقویٰ ہے جو پھر عبادت کی طرف بھی مائل کرتا ہے۔ پس یہ سوچ ہم احمدیوں کی ہے کہ ہم تو مختلف قوموں کے ساتھ مل جل کر اس لیے رہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو اور ایک دوسرے کا خیال رکھو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ مسجد جس کا نام صادق مسجد رکھا گیا ہے جب مکمل ہوگی اور اس پر صادق مسجد لکھا جائے گا اس کا مطلب بھی یہی ہے کہ سچا اور سچائی کو پھیلانے والا، سچ پھیلانے والا۔ پس یہ سچائی کی جو صفت ہے اور یہ سچائی کی جو اہمیت ہے، ہر احمدی کے ہر عمل سے واضح ہوتی ہے اور ہونی چاہئے اور انشاء اللہ تعالیٰ اس مسجد کے بننے کے بعد اس کو مزید خوبصورت رنگ میں یہاں کے لوگ دیکھیں گے کہ احمدی جو بات کہتے ہیں سچ کہتے ہیں اور سچّائی کے پھیلانے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ہمیں یہی سکھایا ہے کہ وہ بات نہ کہو جو تم کرتے نہیں۔ پس جب ہم کہتے ہیں کہ محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں تو یہ سچائی ہے جسے ہم صرف کہتے نہیں بلکہ کرتے بھی ہیں۔ اور یہ اظہار یہاں کے مقامی لوگ محسوس کرتے بھی ہوں گے اور انشااللہ مسجد بننے کے بعد مزید محسوس بھی کریں گے۔ دیکھیں گے اور ان پر ظاہر ہوگا کہ یہ جو سچائی ہے، جو جماعت احمدیہ کا طرّہ امتیاز ہے ان کی خاص صفت ہے۔ وہ پہلے سے بڑھ کر اس مسجد کے بننے سے ظاہر ہو رہی ہے اور مسجد ایک ایسی جگہ بننے والی ہے جہاں لوگ صرف خدا تعالیٰ کی عبادت کے لئے ہی اکٹھے نہیں ہوتے بلکہ اس سچے پیغام کو پہنچانے اور اس پر عمل کرنے کے لئے بھی اکٹھے ہوتے ہیں جو ان کو خدا تعالیٰ نے دیا ہے اور وہ یہ ہے کہ جہاں تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو وہاں اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حق بھی ادا کرو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس یہ حق کی ادائیگی ہی ہے جس کی وجہ سے ہم ہر انسان سے محبت کرتے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ ہم خدمت خلق کے کام بھی کرتے ہیں۔ یہاں بھی شاید اور باقی شہروں میں بھی اور دنیا کے ہر شہر میں جہاں جماعت احمدیہ ہے ہر سال صفائی کا

پروگرام ہمارے نوجوان کرتے ہیں وہ اسی خدمت خلق کی وجہ سے ہی ہے تا کہ نیا سال جب طلوع ہو ہر شخص جو کسی بھی شہر میں رہتا ہے جب نئے سال کا سورج طلوع ہو تو وہ دیکھے کہ ہمارا شہر جو ہے وہ صاف اور ستھرا ہے اور یہ صفائی ان لوگوں نے کی ہے جو روحانی صفائی کرنے والے بھی ہیں اور سچائی کے پھیلانے والے بھی ہیں اور مادی صفائی کرنے والے بھی ہیں۔ پس یہ پیغام دنیا کے لئے خوبصورت ہے اور یہ مزید خوبصورت اس وقت بنتا ہے جب احمدی اس پر عمل کرنے والے بھی ہوتے ہیں۔ پس یہاں مَیں یہ بتا دوں کہ جب ہم یہ سچائی پھیلاتے ہیں۔ کسی ایک مقرر نے کہا کہ جرمنی کا حصہ اپنے آپ کو تصور کرتے ہیں، تبھی یہاں مسجد بھی بن رہی ہے۔ ہم صرف تصور نہیں کرتے بلکہ ہم سمجھتے ہیں کہ یہاں کا رہنے والا ہر شہری جو جرمن شہری ہے جس کو یہاں کی شہریت مل چکی ہے جو یہاں سے مفاد حاصل کر رہا ہے وہ جرمنی کا حصہ ہے اور ملک سے وفا اس کا ایک خاص وصف ہونا چاہئے کیونکہ اس کے بغیر اگر وہ یہ کام نہیں کر رہا تو نہ وہ دین کی خدمت کر رہا ہے نہ ہی انسانیت کی خدمت کر رہا ہے، نہ خدا تعالیٰ کا حق ادا کر رہا ہے۔ پس ہمارا ہر کام سچ پر ہے۔ سچائی پر ہے۔ انصاف پر ہے اور ہمارا ہر پیغام امن، محبت، سلامتی اور پیار کا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس یہی پیغام ہے جو آج مَیں دوبارہ اپنے احمدیوں کو بھی دیتا ہوں کہ آپ لوگوں نے اس مسجد کی تعمیر کے ساتھ ساتھ اس پیغام کو مزید پھیلانا ہے۔ اپنے ہر عمل سے اس کا مزید اظہار کرنا ہے اور جب انشاء اللہ تعالیٰ مسجد بن جائے گی۔ تو پھر اور لوگوں پر واضح کرنا ہے کہ ہم حقیقت میں کیا ہیں۔ ہم وہ ہیں جو خدا تعالیٰ کی عبادت کرنے والے ہیں۔ اور اس کے حکموں پر عمل کرتے ہوئے انسانیت کی خدمت کرنے والے ہیں۔ اور مہمانوں سے بھی مَیں یہی کہوں گا کہ اگر کسی کے ذہن میں کسی قسم کا کوئی تحفظ ہے تو وہ شک وشبہ دور ہو جانا چاہئے کہ انشاء اللہ تعالیٰ جب یہ مسجد بنے گی تو پہلے سے بڑھ کر ہم احمدیوں سے وہ محبت، پیار اور سلامتی اور امن کی باتیں نہ صرف سنیں گے بلکہ ہمارے ہر عمل سے دیکھیں گے۔ انشاء اللہ۔ جزاک اللہ۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب آٹھ بج کر 7 منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اُس جگہ تشریف لے گئے جہاں ''مسجد صادق'' کا سنگ بنیاد رکھا جانا تھا۔

''مسجد صادق'' کا سنگ بنیاد

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بنیادی اینٹ دعاؤں کے ساتھ نصب فرمائی۔ بعد ازاں حضرت بیگم صاحبہ مدّظلّہا العالی نے دوسری اینٹ رکھی۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب جرمنی عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب نے ایک اینٹ نصب کی۔ بعد ازاں سٹی کونسلر Mr. Phillip von Leonhardi نے بھی ایک اینٹ رکھی۔

اس کے بعد علی الترتیب درج ذیل جماعتی عہدیداران نے بھی ایک ایک اینٹ رکھنے کی سعادت پائی:

عبدالماجد طاہر (ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)، مکرم حیدر علی ظفر صاحب (مبلغ انچارج جرمنی)، مکرم منیر احمد جاوید صاحب (پرائیویٹ سیکرٹری)، مکرم چوہدری افتخار احمد صاحب (صدر مجلس انصاراللہ جرمنی)، مکرم محمد نعمان صاحب (معاون صدر خدام الاحمدیہ جرمنی)، مکرمہ امۃ الحیٔ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ جرمنی، مکرم خاور افتخار صاحب (نیشنل سیکرٹری ضیافت)، مکرم مظفر احمد ظفر صاحب (ریجنل امیر)، مکرم عاطف شہزاد ورک صاحب (صدر جماعت کاربن)، مکرم مسعود جاوید صاحب (سیکرٹری جائیداد کاربن)، مکرم محمد عارف ورک صاحب (زعیم انصاراللہ کاربن)، مکرم فرخ امین طاہر صاحب (قائد مجلس کاربن) مکرمہ بشریٰ جاوید صاحبہ (صدر لجنہ کاربن)۔

علاوہ ازیں واقفین نو میں سے عزیزہ علیشا سبین ورک نے ایک اینٹ رکھی اور عزیزم معین احمد گوندل نے بھی ایک اینٹ رکھی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مارکی میں تشریف لے آئے جہاں مقامی جماعت نے اس تقریب میں شامل ہونے والے تمام احباب اور مہمانوں کے لئے چائے اور ریفریشمنٹ کا انتظام کیا ہوا تھا۔

تقریب میں شامل مہمان

آج ''مسجد صادق'' کے سنگ بنیاد کی اس تقریب میں 77 جرمن مہمان شامل ہوئے جن میں علاقہ کے میئر، 9 سیاسی شخصیات، دو سیاسی جماعتوں کے مقامی سربراہ، آٹھ میڈیکل ڈاکٹرز، دو پادری، اس کے علاوہ سکول ٹیچرز، وکلاء اور زندگی کے دوسرے شعبوں سے تعلق رکھنے والے مہمان شامل تھے۔

اس کے علاوہ ٹی وی HR کا نمائندہ اور دو اخبارات "Neu Presse" اور "Wetterau" کے نمائندے بھی آئے ہوئے تھے۔ ریفریشمنٹ کے پروگرام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ کی مارکی میں تشریف لے گئے جہاں خواتین شرف زیارت سے فیضیاب ہوئیں اور بچیوں نے دعائیہ نظمیں اور خیر مقدمی گیت اور ترانے پیش کئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ جب حضور انور لجنہ کی مارکی سے باہر تشریف لائے تو بچے سامنے ایک قطار میں کھڑے تھے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت ان بچوں کو بھی چاکلیٹ عطا فرمائے۔

بعد ازاں لوکل مجلس عاملہ کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔ اس کے بعد آٹھ بج کر 45 منٹ پر یہاں سے واپس بیت السبوح کے لئے روانگی ہوئی اور قریباً پندرہ منٹ کے سفر کے بعد نو بجے بیت السبوح تشریف آوری ہوئی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

تقریب آمین

پروگرام کے مطابق ساڑھے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے ہال میں تشریف لائے اور تقریب آمین منعقد ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 25 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

عزیزم فارس احمد ساہی، عزیزم حاشر محمود، معید محمود، یونس احمد، ہاشم احمد، اطہر احمد، شازل کریم، اویس احمد، شائل احمد شیروز، ہاشم احمد داؤد، نوید اسلام، مرزا اوماہ الدین زین احمد، مرزا دانش احمد، حارث احمد مرزا، مدثر مظفر، ریان تاشف احمد، شاویز منصور۔ عزیزہ زورا خان، سجیلہ منوّر، امینہ ملک، ملیحہ باجوہ، علیزہ باجوہ، بریرہ مبشر، عاشبہ چوہدری، عزیزہ فریحہ ایمان۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

تقاریب میں شامل مہمانوں کے تأثرات

آج Friedberg کی ''مسجد دارالامان'' کی افتتاحی تقریب میں جو مہمان تشریف لائے۔ اسی طرح جو مہمان ''مسجد صادق کاربن'' کے سنگ بنیاد کے موقع پر تشریف لائے وہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی پُرنور شخصیت اور خطابات سے بیحد متأثر ہوئے اور اپنے تأثرات اور جذبات کا اظہار کئے بغیر نہ رہ سکے۔

تقریب افتتاح مسجد دارالامان فریدبرگ

❁ پولیس کی ایک خاتون نے کہا کہ مَیں آج کی تقریب سے بہت متأثر ہوئی ہوں۔ حضور انور کا خطاب بہت پُراثر تھا اور دلوں میں اترنے والا تھا۔ مجھے خلیفۃ المسیح سے گفتگو کرنے کا موقع ملا، مَیں اس بات کو اپنے لئے بہت بڑا اعزاز سمجھتی ہوں۔

❁ ایک دوسری پولیس کی خاتون نے کہا کہ اس وقت میرے لئے جذبات سے پُر کیفیت ہے کہ مَیں نے اپنی زندگی میں ایک ایسی شخصیت کو دیکھا ہے جو ساری دنیا کے احمدیوں کے سربراہ ہیں۔ آج مجھے یہ بھی اعزاز حاصل ہوا ہے کہ مَیں نے خلیفۃ المسیح کو پولیس کی طرف سے تحفہ پیش کیا۔

❁ ایک مہمان نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مَیں نے خلیفۃ المسیح کی تقریر آدھی اردو میں سنی اور آدھی جرمن میں۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ مَیں براہ راست خلیفۃ المسیح کی آواز سننا چاہتا تھا اور اردو زبان بھی سننا چاہتا تھا۔ خلیفہ کے الفاظ بہت سوچ سمجھ کر منتخب شدہ تھے۔ مجھے بہت اچھا لگا کہ انہوں نے اپنی جماعت کو حکم دیا کہ وہ ملک کی ترقی کے لئے کام کریں۔

❁ ایک ممبر صوبائی اسمبلی نے کہا کہ مَیں جب بھی آپ کے پروگراموں میں آتا ہوں ایک بڑا پُرامن ماحول ہوتا ہے۔ اس لئے مَیں بار بار آتا ہوں۔ خلیفۃ المسیح کو کئی سالوں سے جانتا ہوں اور کئی مرتبہ ان سے ملنے کا اعزاز رکھتا ہوں۔ خلیفۃ المسیح کا امن کا پیغام پہنچانے کا انداز بہت مؤثر ہے اور ان کی ہر بات انسان کو قائل کر لیتی ہے۔

❁ ایک مہمان نے اپنے جذبات کا اظہار ان الفاظ میں کیا کہ خلیفۃ المسیح کی بات جسم میں سرایت کر جاتی ہے اور خلیفۃ المسیح کی ہر بات اُس آدمی کے دل کی آواز ہے جو امن اور سلامتی چاہتا ہے۔

❁ ایک خاتون مہمان نے کہا کہ خلیفۃ المسیح کی شخصیت بہت متأثر کن ہے۔ حضور انور کے خطاب نے دل پر گہرا اثر چھوڑا ہے۔ خلیفہ کے خطاب سے مجھے یہ محسوس ہوا کہ ہم سب ایک ہی خدا کو مانتے ہیں اور یہ کہ محبت ہر مذہب میں پائی جاتی ہے۔ یہاں مجھے اپنے ایمان کا عکس نظر آیا۔

❁ ایک مہمان نے کہا کہ مجھے آج کی تقریب نے حیران کر دیا ہے۔ خلیفۃ المسیح کے خطاب سے بیحد متأثر ہوا ہوں۔ بہت اچھی تقریب تھی۔ جرمن لوگوں کو چاہئے کہ آپ احمدی لوگوں سے کچھ سیکھیں۔

❁ جرمنی کی Grüne پارٹی کے ایک ممبر Mehmet Turan نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ خلیفۃ المسیح کا خطاب نہایت پُرکشش اور دلچسپ تھا۔ آپ کے خطاب سے تمام سیاستدان بیحد متأثر ہوئے اور اس کا اظہار ان کے چہروں سے عیاں تھا۔ خلیفۃ المسیح کی یہ بات بڑی مؤثر اور پُرحکمت ہے کہ آپ نے اپنی جماعت کے تمام ممبران کو ملک جرمنی کی ترقی میں حصہ لینے کی طرف توجہ دلائی۔ آج کی یہ تقریب ہر لحاظ سے کامیاب تھی۔

❁ اخبار "Wetterauer Zeitung" کے چیف ایڈیٹر Wagner نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ خلیفۃ المسیح کا خطاب نہایت متأثر کُن تھا اور مکمل نشست کامل طور پر منظم تھی۔ ایک اور بات جو مجھے بہت ہی اچھی لگی وہ یہ ہے کہ جس جگہ پر بھی مَیں تھا چاہے مسجد ہو یا مارکی ہو یا شجر کاری ہو، ہر جگہ، ہر موقع پر کوئی نہ کوئی فرد جماعت میری معاونت کے لئے ضرور موجود ہوتا تھا۔

❁ ایک مہمان نے کہا کہ خلیفۃ المسیح کی تقریب بہت اہم تھی۔ یہ امن کا پیغام تھا۔ خلیفہ بہت گہرائی سے سوچنے والے انسان ہیں جو اپنے الفاظ بہت سوچ کر چنتے ہیں۔ جماعت احمدیہ بین المذاہب گفتگو میں ایک انجن کی طرح ہے جو سارے مذاہب کو ساتھ لے کر چلتی ہے۔

❁ ایک مہمان Markus Lotz نے کہا کہ خلیفۃ المسیح نے بہت پیارا پیغام دیا ہے جس کا دل پر اثر ہوا ہے۔ خلیفۃ المسیح ایک روحانی شخصیت ہیں۔ ایک پُرسکون شخصیت ہیں۔ آپ کی آواز بہت اثر کرنے والی ہے۔

مسجد صادق کاربن کے سنگ بنیاد کی تقریب پر مہمانوں کے تأثرات

❁ کونسل کے ممبر Mr. Phillip Von Leonardhi نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ خلیفۃ المسیح ایسی شخصیت ہیں جن کو زندگی کے بارہ میں بہت تجربہ ہے اور ان کا علم بہت پختہ ہے۔ خلیفۃ المسیح کے ساتھ بات کرنے سے مَیں بہت محظوظ ہوا ہوں۔ گفتگو کے دوران آپ نے کچھ ذاتی تجربوں کے بارہ میں بھی بتایا اور جنوبی انڈیا کے حوالہ سے بھی آپس میں تجربوں کا تبادلہ ہوا۔ وہ چند منٹ جو مَیں نے آپ کے ساتھ گزارے میرے لئے بہت یادگار تھے۔

❁ ایک مہمان نے کہا کہ خلیفۃ المسیح سے گفتگو کرنا میرے لئے موجب عزّت ہے اور آپ سے مل کر مَیں نے محسوس کیا ہے کہ آپ میں امن اور پیار کی اس قدر کشش ہے جو سکون دیتی ہے۔

❁ ایک مہمان نے کہا کہ مَیں نے خلیفۃ المسیح سے گفتگو کی۔ خلیفہ سے امن اور محبت کی لہریں پھوٹتی ہیں جو انسان کے دل پر اثر کرتی ہیں اور بہت سکون ملتا ہے۔

❁ ایک مہمان نے کہا کہ آج اس مجلس سے صاف طور پر نظر آ رہا ہے کہ یہ کوئی تشدّد پسند جماعت نہیں ہے اور جو بات بھی کہی جا رہی ہے وہ صدق دل سے کہی جا رہی ہے اور آج یہ ساری مجلس ہی پیار کی فضا سے بھری ہوئی ہے۔

❁ ایک مہمان نے کہا کہ خلیفۃ المسیح ایک بہت بڑی شخصیت ہیں۔ میرے لئے یہ تعجب کی بات ہے کہ آپ اتنی زیادہ مصروفیات کے باوجود کس طرح آرام اور تحمّل سے ان امور میں لگے ہوئے ہیں۔ آج بھی آپ نے پہلے ایک مسجد کا افتتاح کیا ہے اور اس طرح کے مصروف دن کے بعد اب یہاں مسجد کا سنگ بنیاد رکھ رہے ہیں۔ اتنی مصروفیت کے بعد بھی آپ تحمّل کو قائم رکھے ہوئے ہیں۔

❁ ایک مہمان نے کہا کہ خلیفۃ المسیح بہت منکسر المزاج ہیں اور مَیں آپ کے خطاب سے بہت متأثر ہوا ہوں۔ بہت منظم پروگرام تھا۔ ہم بہت اچھا اثر لے کر جا رہے ہیں۔

❁ ایک مہمان نے کہا کہ خلیفۃ المسیح کی ایک خاص شخصیت ہے۔ بڑی پُرسکون شخصیت ہے۔ خلیفۃ المسیح کی حرکات وسکنات سے سکون اور وقار جھلکتا ہے۔

الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا

❁ مسجد دارالامان کے افتتاح اور مسجد صادق کے سنگ بنیاد کی خبریں الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا میں آئیں۔

❁ صوبائی ٹی وی TV HR نے پونے چار منٹ کی تفصیلی خبر دی۔ اس میں حضور انور کی فریدبرگ آمد اور مسجد کے افتتاح کا منظر دکھایا اور جماعت کا تعارف کروایا گیا۔ نیز بتایا گیا کہ جماعت بہت روادار ہے لیکن خاندانی نظام میں قدامت پسند ہے چنانچہ ان کی عورتیں سر ڈھانپتی ہیں۔

❁ Asfelder Allgemeine نے دو صفحے کی تفصیلی خبر دی۔ اِس میں بتایا کہ خلیفہ نے انٹیگریشن، سلامتی اور امن کے بارہ میں بات کی۔ انہوں نے زور دیا کہ ہر ملک کے احمدیوں کو اس ملک کی خدمت کرنی چاہیے جس میں وہ رہتے ہیں۔ انہیں ملک کی ترقی میں حصہ لینا چاہئے۔ امن صرف محبت کے ذریعہ سے ہی حاصل کیا جا سکتا ہے۔

❁ Wiesbadener Kurier نے اور اسی طرح Rhein Main Presse نے دونوں مساجد کی مشترکہ خبر دی۔

❁ Oberhessische Zeitung نے بھی مسجد کے افتتاح کی خبر دی اور حضور انور کے خطاب کا ذکر کرتے ہوئے لکھا کہ خلیفۃ المسیح نے فرمایا تھا کہ ہمیں یہ پیغام لازماً پھیلانا چاہئے کہ اسلام ایک پُرامن مذہب ہے

❁ Oberhessische Presse نے اور Giessener Zeitung، Gelnhauser Tageblatt، Focus اور Allgemeine Zeitung نے بھی دونوں مساجد کے حوالہ سے خبریں دیں اور یہ خبر مورفیلدن شہر نے اور Mittelhessen.de نے آن لائن دی ہے۔

❁ اس طرح الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا میں ان دونوں مساجد کے حوالہ سے تقریبات کی کوریج ہوئی ہے۔

(باقی آئندہ)

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل مورخہ 4 جولائی 2014)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ولولہ انگیز پیغام از صفحہ اوّل

کہنے لگا کہ اب مجھے اندازہ ہوا ہے کہ انجمن سے ویسا نظام نہیں چل رہا جیسا کہ خلیفہ وقت کی موجودگی میں یہاں چل رہا تھا۔ بہرحال خلیفہ وقت کی براہِ راست کسی جگہ موجودگی اپنا ایک علیحدہ اثر رکھتی ہے جس کو دوسرے بھی محسوس کرتے ہیں۔ اور جہاں تک مجدد کا سوال ہے وہ تو میں نے بتا دیا کہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے واضح فرمایا ہے اور جو باتیں بیان فرمائی ہیں ان سے بالکل اس کا ردّ ہوتا ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ بھی بڑا واضح طور پر فرمایا کہ میں مجدد الف آخر ہوں۔ پس اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کی اتباع میں خلافت احمدیہ ہی تجدید دین کے کام کو آگے بڑھانے والی ہے اور آگے بڑھا رہی ہے۔ یہ بھی ہمیں تاریخ بتاتی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پہلے اگر مجدد آتے رہے تو ایک وقت میں ایک سے زیادہ بھی مجدد آتے رہے جو زمانے کے لحاظ سے محدود تھے کہ جب چلے گئے تو ان کے ماننے والوں میں پھر بگاڑ پیدا ہو گیا۔ مکان کے لحاظ سے محدود تھے کہ جس علاقے میں تجدید دین کے کام کے سامان کرتے تھے اس حد تک ہی رہتے تھے، اسی علاقے میں محدود تھے۔ اور تجدید دین کے لحاظ سے محدود تھے کہ صرف خاص خاص برائیاں اور خامیاں جو اس علاقے میں مسلمانوں میں پیدا ہو گئیں تھیں ان کی اصلاح کرتے تھے۔ بہت سے ایسے تھے جنہوں نے تجدید دین کا کام کیا لیکن خود اپنے آپ کو مجدد نہیں کہا بلکہ دوسروں نے ان کو مجدد کے طور پر گردانا، ان کو سمجھا اور آگے ان کے بارے میں یہ بتایا کہ وہ مجدد تھے۔

حضرت مسیح موعود اور مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت سے خدا تعالیٰ نے ہم پر جو احسان فرمایا ہے کہ آپ کے اور ہمارے آقا و مطاع حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء کی اتباع میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خاتم الخلفاء، خاتم الاولیاء اور مجدد الف آخر بنا کر بھیجا ہے۔ جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام دنیا کے لئے ہر زمانے کے لئے اور ہر مکان کے لئے اور ہر برائی کو دور کرنے کے لئے، دنیا کے فساد کو دور کرنے کے لئے آئے تھے اسی طرح اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے آپ کی اتباع میں ان تمام برائیوں کو دور کرنے کے لئے اور آئندہ قیامت تک کے تمام زمانوں کے لئے اور پوری دنیا کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کسی طرح بھی عام مجددین کے زمرے میں شامل کرنا جائز نہیں کیونکہ آپ کا زمانہ اور آپ کا مکان اور آپ کی تجدید دین کی حالت ہر زمانے اور ہر مکان اور تمام قسم کی برائیوں اور بدعات کو ختم کرنے پر پھیلی ہوئی ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جیسا کہ میں نے پہلے بتایا ہے اپنے بعد تا قیامت خلافت کے سلسلہ کے قائم ہونے کی ہمیں بشارت عطا فرمائی ہے جو تمام دنیا میں آپ کے کام کو جاری رکھے گا۔ اور یہ خوشخبری اصل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث کے حوالے سے ہی ہے جس میں آپ نے نبوت کے بعد خلافت راشدہ کے جاری ہونے اور پھر ملوکیت اور بادشاہت کے جاری ہونے اور پھر اندھیرا زمانہ آنے کا نقشہ بیان فرما کر پھر خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کی پیشگوئی فرمائی تھی جس نے تا قیامت قائم رہنا تھا۔

پس خلافت کے جاری رہنے کی یہ خوشخبری جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیں دے رہے ہیں یہ صرف آپ کی زبانی نہیں بلکہ یہ خوشخبری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی ہم تک پہنچی ہے۔ اور آج خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت اس بات پر مہر لگاتی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد قائم ہونے والا نظام خلافت اللہ تعالیٰ کی طرف سے تائید یافتہ ہے۔ دنیا میں قرآن کریم کے تراجم کے کام، دنیا میں تبلیغ اسلام کے کام اور لاکھوں انسانوں کا ہر سال حقیقی اسلام کے جھنڈے تلے آنا، کروڑوں انسانوں کا کامل اطاعت کا جؤا بیعت کے بعد اپنی گردنوں پر ڈالنا، کیا یہ کوئی انسانی کوشش سے ہوسکتا ہے؟ اس وقت آپ لوگ جو ٹی وی کے سامنے بیٹھ کر ایم ٹی اے کے پروگرام دیکھ رہے ہیں اور دنیا میں ہر جگہ ایک ہی وقت میں خلیفہ وقت کے جو خطبات سنے جاتے ہیں، پروگرام دیکھے جاتے ہیں یہ جماعت احمدیہ کے وسائل کو دیکھتے ہوئے کوئی دنیادار سوچ بھی نہیں سکتا۔ کیا اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت کی یہی ایک دلیل کافی نہیں!

دنیاوی لحاظ سے بھی دیکھیں تو آج بہت سے دنیادار ایسے بھی ہیں جن کا دین سے تو تعلق نہیں لیکن بعض دفعہ رہنمائی کے لئے خلافت احمدیہ کی طرف ان کی نظر ہوتی ہے۔ مجھے دنیا کے مختلف ممالک میں اسلام کی خوبصورت اور پُرامن تعلیم بیان کرنے کا جب موقع ملتا ہے اور دنیا کو یہ بتانے کا موقع ملتا ہے کہ تم لوگ اگر اپنی بقا چاہتے ہو تو ان ان اصولوں پر چلو، انصاف کو قائم کرو اور دوعملی کی پالیسیوں کو چھوڑو تو تبھی تم امن حاصل کر سکتے ہو اور تبھی تم لوگ اپنی زندگیوں کو سنوار سکتے ہو اور اس دنیا میں اگر تم اپنی بقا چاہتے ہو تو اس کو حاصل کر سکتے ہو۔

ایم ٹی اے کی مَیں نے پہلے بھی بات کی تھی۔ اس بارے میں بتا دوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلافت کے ذریعہ سے یہ انعام اللہ تعالیٰ نے ہمیں دیا جو جیسا کہ میں بتا چکا ہوں دنیا کے ہر ملک میں جاری ہے۔ اس نے ایشیا میں بھی، افریقہ میں بھی، یورپ میں بھی، امریکہ میں بھی اور جزائر کے رہنے والوں میں بھی ان کی سوچوں کے دھارے تبدیل کر دیئے ہیں اور وہ سب ایک سمت چلنے والے ہیں گویا کہ جماعت احمدیہ کا مزاج اس وجہ سے ایک ہو کے رہ گیا ہے۔ اور یہ سب کچھ اس وجہ سے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ ذریعہ تو مقرر کیا لیکن خلافت کی اطاعت اور خلافت سے محبت اور خلافت کے انعام کی حقیقت کو جاننے کی وجہ سے تمام احمدیوں میں یہ روح پیدا ہوئی۔ اس سے بڑھ کر دین کے معاملے میں اکائی اور تجدید کا نمونہ اور کیا ہو گا کہ دنیا میں پھیلے ہوئے احمدی ایک اشارے پر اٹھتے اور بیٹھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ اس پیغام اور فعلی شہادت کو سمجھنے اور مسیح موعود کی بیعت میں آ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا میں لہرانے اور خدائے واحد کی بادشاہت دنیا میں قائم کرنے کے لئے ہم اپنا کردار ادا کرنے والے ہوں اور یہ کردار مسلم اُمّہ کو بھی سمجھ میں آ جائے۔

عرب دنیا کی خاص طور پر یہ ذمہ داری ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس آخری پیغام کو سمجھیں جس میں آپ نے عربی عجمی گورے اور کالے کے فرق کو مٹا دیا تھا۔ پس اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کی غلامی اور خلافت کی اطاعت میں ہی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کے راستے ہیں اس کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ سب احمدیوں کو بھی اس کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے، اس بات کی اہمیت کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس پیغام کو اپنے اپنے دائرے میں پہنچانے کی بھی توفیق عطا فرمائے تا کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس مشن کو پورا کرنے والے ہوں جس کی ذمہ داری خدا تعالیٰ نے آپ پر ان الہامی الفاظ میں ڈالی تھی کہ ''سب مسلمانوں کو جو روئے زمین پر ہیں جمع کرو علیٰ دینٍ وَّاحِدٍ''

(تذکرہ شائع شدہ نظارت نشر و اشاعت قادیان دسمبر 2006ء صفحہ 490)

پس اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے کے لئے جس طرح عربوں نے اسلام کے پہلے دور میں اپنا کردار ادا کیا تھا اب اسلام کی حقیقی تصویر دنیا کو دکھانے کے لئے اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں بھی اپنا کردار ادا کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

پس آج دنیا میں پھیلے ہوئے تمام عرب احمدی اپنی ذمہ داری سمجھیں کہ آپ نے اپنے اس فرض کو پہلے سے بڑھ کر ادا کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس بات میں کوئی شک نہیں اور میں اس کا گواہ ہوں کہ عرب دنیا کے وہ احمدی جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول فرمایا خلافت احمدیہ کے ساتھ انتہائی وفا اور اخلاص اور اطاعت کا تعلق رکھنے والے ہیں۔ پس اس اخلاص اور وفا اور اطاعت کے تعلق کو بڑھاتے چلے جائیں تا کہ ہم جلد سے جلد دنیا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کو گاڑ کر دنیا میں اسلام کی حکومت قائم کر دیں۔ جزاک اللہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ'' ❀❀❀

Zaid Auto Repair
زید آٹو ریپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Rapair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

نیو اشوک جیولرز قادیان
New Ashok Jewellers
Main Bazar, Qadian Dt. Gurdaspur, Punjab
9815156533, 8054650500, 01872-221731
E-mail: newashokjewellers007@gmail.com

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

بقیہ: منصف کے جواب میں از صفحہ 2

حضرت مولوی عبد القادر صاحب نے اس خط میں مولوی محمد حسین بٹالوی صاحب کو قسم کھانے کی صورت میں 200 روپے نقد دینے کا وعدہ بھی کیا۔ یہاں تک آپ نے لکھا کہ اس مباہلہ کے فیصلہ پر اگر آپ کی خدا تعالیٰ نصرت فرمائے تو میں اور میرے ہمراہ ایک کثیر تعداد میرے احباب اور دوستوں کی آپ کے ساتھ ہوکر اعلائے کلمۃ الحق میں آپ کے شریک ہوں گے۔

آنمحترم نے یہ خط محض اپنے ذاتی دلی جوش کے نتیجہ میں لکھا تھا نہ کہ حضرت مسیح موعودؑ کے کہنے پر۔ یہ خط جس شریفانہ اور مہذب انداز میں لکھا گیا وہ اپنی مثال آپ ہے۔ معترض کا یہ کہنا اس میں گالیاں اور بد زبانیاں تھیں، صریح جھوٹ ہے اور اس پر سوائے اس کے ہم کیا کہیں کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔

مولوی عبد القادر صاحب کا یہ خط حضرت یعقوب علی عرفانی صاحب ایڈیٹر الحکم نے اخبار الحکم میں شائع کیا۔ اس خط کے بعد آپ نے اشتہار انعامی 825 روپئے بعنوان ''سچائی کا فیصلہ'' مورخہ 15 اکتوبر 1898ء کو شائع کیا جس میں آپ نے لکھا کہ:

''ہم نے الحکم مورخہ 20 و 27 دسمبر 1898ء میں مولوی عبد القادر صاحب لدھیانوی کا ایک خط شائع کیا تھا جس میں مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کو دعوت کی گئی تھی کہ اگر وہ حضرت اقدس جناب مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود ادام اللہ فیوضھم کی تکفیر و تکذیب میں سچے ہیں تو وہ جناب مرزا صاحب سے بٹالہ ہی کے میدان میں بلا کسی قسم کی شرط کے مباہلہ کرلیں اور ایک سال تک انتظار کریں۔ اگر اُن پر کوئی ایسا عذاب نازل ہوا جو الٰہی ہیبت اور خارق عادت رعب اپنے اندر رکھتا ہو تو جناب مرزا صاحب کی صداقت ثابت ہوجائے گی اور عام لوگ فتنہ سے بچ جائیں گے اور اگر محمد حسین صاحب عذاب سے بچ رہے اور برخلاف اس کے فریق مخالف پر عذاب آیا یا دونوں پر آیا یا کسی پر بھی نہ آیا تو مولوی صاحب کے نام پر اسلام کی فتح ہوگی اور مرزا صاحب کو چھوڑ کر مولوی صاحب کے ساتھ ہو جائیں گے۔ اور دو صد روپیہ نقد بطور نذرانہ مولوی صاحب کو دیں گے۔ مولوی محمد حسین نے آج تک کوئی جواب نہیں دیا۔ جناب مرزا صاحب کے مریدوں کی جماعت لاہور نے اُس پر دو صد روپیہ کی اور ایزادی کی اور ان ہی شرائط پر دو صد روپیہ مولوی صاحب کی نذر کرنے کا اعلان دیا۔ آج پٹیالہ سے منشی کرم الٰہی صاحب ریکارڈ کیپر بذریعہ خط کے اطلاع دیتے ہیں.... کہ وہ بھی دو صد روپیہ میاں محمد حسین کو انہیں شرائط پر پیشکش کرتے ہیں۔ مولوی صاحب کو اگرچہ خدا پر پورا بھروسہ اور توکل ہے اور والعاقبۃ للمتقین پر ایمان ہے تو مباہلہ کرکے فیصلہ خدا پر چھوڑیں۔ شملہ سے منشی خدا بخش صاحب کمپازیٹر نے اطلاع دی ہے کہ وہاں کی جماعت متبعین حضرت مرزا صاحب بھی دو صد روپیہ انہی شرائط پر دینے کو تیار ہیں اور الحکم کا.... ایڈیٹر بھی 25 نقد اس کل روپیہ پر اپنی طرف سے پیش کش کرتا ہے۔ مولوی صاحب خدا کے واسطے اب لوگوں کو فتنہ میں نہ ڈالیں۔ فیصلہ خدا پر چھوڑا جاتا ہے۔ آؤ اور فیصلہ کرلو! کیا کوئی بھی اہل حق اور بنی نوع انسان کا بہی خواہ نہیں جو مولوی صاحب کو مباہلہ پر آمادہ کرے اور ایک سال کے اندر ہمیشہ کے فتنے کا فیصلہ کردے۔''

اس نہایت مہذب طریق پر لکھے ہوئے خط اور اشتہار پر مولوی محمد حسین بٹالوی نے 10 نومبر 1898ء کو زٹلی اور تبتی سے نہایت گندہ گالیوں بھرا اشتہار دلایا جس میں انہوں نے وہی گھسی پٹی باتیں دہرائیں جو مولوی محمد حسین بٹالوی کہہ چکا تھا یعنی مباہلے کا نتیجہ فوری زیادہ سے زیادہ تین دن میں ظاہر ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس گندے اور گالیوں بھرے اشتہار کے جواب میں ایک اشتہار بعنوان ''ہم فیصلہ خدا پر چھوڑتے ہیں اور مبارک وہ جو خدا کے فیصلہ کو عزت کی نظر سے دیکھیں۔'' شائع فرمایا۔ حضورؑ نے فرمایا:

''نہایت افسوس کی بات ہے کہ اس درخواست مباہلہ کو جو نیک نیتی سے کی گئی تھی شیخ محمد حسین نے قبول نہیں کیا اور یہ عذر کیا کہ تین دن تک مہلت اثر مباہلہ ہم قبول کرسکتے ہیں۔ زیادہ نہیں۔ عجیب بات ہے کہ ایک طرف مباہلہ سے انکار اور پھر گالیاں دینے میں اصرار ہے۔ حالانکہ حدیث شریف میں سال کا لفظ تو ہے مگر تین دن کا نام و نشان نہیں اور اگر فرض بھی کرلیں کہ حدیث میں جیسا کہ تین دن کی کہیں تحدید نہیں ایسا ہی ایک سال کی بھی نہیں۔ تاہم ایک شخص جو الہام کا دعویٰ کرکے ایک سال کی شرط پیش کرتا ہے علماء اُمت کا حق ہے کہ اُس پر حجت پوری کرنے کیلئے ایک سال ہی منظور کرلیں۔ اس میں تو حمایت شریعت ہے۔ تا مدعی کو آئندہ کلام کرنے کی گنجائش نہ رہے۔ ''خدا لکھ چکا ہے کہ میں اور میرے نبی اور میرے پر ایمان لانے والے غالب رہیں گے'' سو شیخ محمد حسین نے باوجود بانی تکفیر ہونے کے اس راہ راست پر قدم مارنا نہیں چاہا اور گالیوں سے پر اشتہار لکھ کر محمد بخش جعفر زٹلی اور ابوالحسن تبتی کے نام سے چھپوادیا۔ (اشتہار 21 نومبر 1898)

اسی اشتہار میں حضور علیہ السلام نے وہ دُعا بھی درج فرمائی جس کا ذکر معترض نے بھی کیا۔ یعنی جو خدا کے نزدیک جھوٹا اور ذلیل ہے وہ ذلیل کیا جاوے اور اس کی میعاد 15 دسمبر 1898ء سے 15 جنوری 1900 تک مقرر فرمائی۔ اس دعا کے نتیجہ میں مولوی محمد حسین بٹالوی کو مقررہ میعاد میں سخت ذلتیں پہنچیں اور اس کی زندگی کا لمحہ لمحہ اس بددُعا کا منہ بولتا ثبوت بن گیا۔ وہ ذلتیں کیا تھیں، ان کا ذکر ہم آئندہ قسط میں کریں گے۔ بالآخر یہ بھی واضح ہو کہ مولوی محمد حسین بٹالوی کا یوں حکام سے شکایت کرنا ثابت کرتا ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیشگوئی سے واقعی خائف تھا لیکن یہ خوف اُسے اس دنیاوی زندگی کے متعلق تھا۔ اُخروی زندگی کو تو اس نے پس پشت ڈال رکھا تھا۔ اگر واقعی وہ خود کو حق پر سمجھتا تھا تو ہرگز اس طریق کو اختیار نہ کرتا بلکہ بلاخوف و خطر مباہلہ کو قبول کرلیتا۔ لیکن چونکہ اندرونی طور پر اُسے معلوم تھا کہ وہ جھوٹا ہے اور اُسے خدا پر یقین نہ تھا اس لئے وہ حکام کی طرف مدد کیلئے دوڑا اور اپنی حفاظت کیلئے ہتھیار مانگے۔

بہرحال جب ان شکایات کے نتیجہ میں حکام کی طرف سے معاملہ عدالت تک پہنچا تو مذکورہ ''مثلث'' نے سرتوڑ کوشش کی کہ حضورؑ کو ان پیشگوئیوں کے باعث سزا دلوائی جائے۔ عدالت نے نہایت دیانت داری سے تمام امور کا جائزہ لیا اور پختہ شواہد سے معلوم کرلیا کہ دراصل مولوی محمد حسین بٹالوی اور اس کے دونوں ساتھیوں کی طرف سے ایک عرصہ سے نہایت گندی تحریریں اور تصویریں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف شائع کی جارہی تھیں۔ رسالہ اشاعۃ السنہ اس کالی کرتوت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ وہ تمام تحریریں عدالت میں پیش کی گئیں۔ اور خصوصاً ابوالحسن تبتی اور جعفر زٹلی سے سختی سے پوچھا گیا کہ کیا یہ تمہاری تحریریں نہیں؟ سوائے شرمناک خاموشی کے ان کے پاس کوئی جواب نہ تھا۔ اس کے بالمقابل فریق مقابل ایک بھی تحریر حضرت مسیح موعودؑ کی ایسی نہ پیش کرسکا جس میں حضورؑ نے ان لوگوں کی پرائیویٹ زندگی کے متعلق ایسی شرمناک باتیں کی ہوں جیسی ان لوگوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف کی تھیں۔ عدالت نے مولوی محمد حسین بٹالوی اور اس کے دونوں ساتھیوں کو ان شرمناک کاروائیوں سے باز رکھنے کیلئے ایک نوٹس جاری کیا اور اس پر ان تینوں کے دستخط لئے کہ آئندہ سے وہ اس قسم کی گندی تحریریں اور تصویریں شائع نہیں کریں گے۔ عدالت نے اگرچہ احتیاطاً آئندہ کی روک کیلئے اس نوٹس میں دونوں فریقین کو شامل کیا تا اس طریق سے بکلی سدباب ہوجاوے۔ یہ تمام کاروائی مخالفین کی طرف سے حضرت مسیح موعودؑ کو مجرم قرار دیکر سزا دلوانے کیلئے تھی لیکن درحقیقت عدالت کی نظر میں مولوی محمد حسین بٹالوی اور اس کے رفقاء مجرم قرار پاچکے تھے اور یہ نوٹس انہیں کو اپنی شرمناک کارروائیوں سے باز رکھنے کیلئے جاری ہوا تھا۔ لہٰذا ایک سخت نوٹس پر ان کے دستخط لئے گئے اور حضورؑ کو باعزت بری کیا گیا۔

معترض نے اپنی خفت مٹانے کیلئے لکھا کہ عدالت نے یہ آرڈر دیا کہ ہم مرزا قادیانی کو رہا کرتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ اگر واقعی حضرت مسیح موعودؑ (نعوذ باللہ) قصوروار تھے تو پھر عدالت نے رہا کیوں کیا۔

یہ بھی دراصل ان نام نہاد باطل پرستوں کی خیانت کا ایک شرمناک نمونہ ہے۔ کیونکہ عدالت نے جو آرڈر جاری کیا اس میں ''رہا'' کے نہیں بلکہ Discharg یعنی باعزت بری کے الفاظ ہیں۔

اس پورے معاملہ کی مزید وضاحت اور مولوی محمد حسین بٹالوی اور اس کے رفقاء کی ذلت کی کہانی آئندہ قسط میں بیان کی جائے گی۔ (جاری)

تنویر احمد ناصر۔ قادیان

بابرکت ماہ صیام اور چندہ تحریک جدید کی ادائیگی

ماہ رمضان کو تحریک جدید سے ایک گہری مناسبت ہے

سیدنا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے شعبان مہینہ کی آخری تاریخ کو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

''اے لوگو تم پر ایک بڑی عظمت والا مہینہ سایہ کرنے والا ہے ہاں ایک برکتوں والا مہینہ جس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں روزے فرض کئے ہیں۔ جس نے اس مہینہ میں ایک فرض ادا کیا ہے اسے عام دنوں کے ستر فرض ادا کرنے کے برابر ثواب ملے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ یہ مہینہ صبر کا ہے۔ ہمدردی و غم خواری کا ہے اور ایسا مہینہ ہے جس میں مومنوں کا رزق بڑھایا جاتا ہے۔''

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:۔

''یہ ماہ تنویر قلب کیلئے عمدہ مہینہ ہے کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں صلوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور صوم تجلی قلب کرتا ہے۔''

تحریک جدید کی مبارک الٰہی تحریک کو جاری فرماتے ہوئے سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا کہ اس ماہ کو تحریک جدید سے ایک گہری مناسبت ہے اس میں قربانی و ایثار کا معیار پہلے سے بہت بڑھ جاتا ہے۔

الحمدللہ کہ یہ روحانی موسم بہار ایک بار پھر ہماری زندگیوں میں آیا ہے اس میں جہاں روزہ و عبادات پر زور دینا ہے وہاں اپنی مالی قربانیوں کو بھی پہلے سے بڑھ کر اس بابرکت ماہ میں پیش کرنا ہے۔ جو وعدہ جات تحریک جدید کے نئے سال کے شروع میں ہم نے کئے ہیں انہیں پورا کرنا ہے۔ مکمل ادائیگی اس ماہ میں کرکے سوفیصدی چندہ ادا کرنے والوں کی فہرست میں شامل ہونا ہے۔ یہ فہرست رمضان المبارک کے آخر میں سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں برائے دُعائے خاص پیش کی جاتی ہے۔

جملہ احباب و خواتین جماعت ہائے احمدیہ بھارت سے گزارش ہے کہ وہ رمضان المبارک میں اپنے وعدہ تحریک جدید کی سوفیصدی ادائیگی فرمائیں اور ثواب دارین حاصل کریں۔ جزاکم اللہ خیراً

(وکیل اعلیٰ تحریک جدید۔ قادیان)

EDITOR
MUNIR AHMAD KHADIM
Tel. : (0091) 1872-224757
Manager : 09464066686
Editor: 08283058886
e : badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2013-15 Vol. 63 Thursday 10 july 2014 Issue No 28

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 550/-
By Air: 50 Pounds or 80 U.S. $
: 60 Euro
: 80 Canadian Dollar
Postal Reg. No. GDP/001/2013-15

’وہ ہماری قوم کا ایک عظیم الشان رہنما تھا۔حکومت گھانا اس عظیم الشان رہنما کی وفات پر ان کے اہل خانہ اور احمدیہ مسلم مشن کے ساتھ غم میں برابر کی شریک ہے‘

’ہم نے مسلم کمیونٹی گھانا کا ایک بڑا ستون کھو دیا ہے، مولوی وہاب آدم نہایت قابل، عظیم اور اتحاد قائم کرنے والے رہنما تھے جنہوں نے اپنی زندگی کا بڑا حصہ خدمت انسانیت کے لئے صرف کیا‘

محترم مولانا عبدالوہاب آدم صاحب کی وفات پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خطبہ جمعہ اور ان کی گوناگوں صفات حسنہ کا تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 27 جون 2014ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد،تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دعویٰ سے پہلے اور بعد میں بھی کئی مرتبہ یہ الہام ہوا کہ یَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُوْحِیْ اِلَیْھِمْ مِنَ السَّمَآءِ یعنی تیری مدد وہ لوگ کریں گے جن کے دلوں میں ہم الہام کریں گے۔اور 1907ء میں اس کے ساتھ یہ بھی الہام ہے کہ یَأْتُوْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ وہ دور دراز جگہوں سے تیرے پاس آئیں گے۔ یہ الہام بڑی شان سے مختلف شکلوں میں مختلف صورتوں میں اب تک پورا ہوتا چلا جا رہا ہے۔مختلف لوگ مختلف علاقوں سے آپ کی زندگی میں آپ کے پاس آتے رہے اور پھر آپ کے بعد آپ کے ذریعہ جاری نظام خلافت میں خلفاء وقت کے پاس آتے رہے اور آ رہے ہیں جو مددگار بنتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نہ صرف ان کے دلوں کو اس طرف مائل کرتا ہے کہ مددگار بنیں بلکہ مدد اور خدمت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کو مکمل کرنے کی ایک تڑپ اور لگن ان میں پیدا ہو جاتی ہے

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس وقت میں ایک ایسے ہی مخلص اور فدائی خادم سلسلہ مکرم عبدالوھاب آدم صاحب کا ذکر کروں گا جو افریقہ کے ایک ملک سے اس وقت مرکز سلسلہ میں حصول علم دین اور خلافت کا سلطان نصیر بننے کے لئے آئے۔ یہ عزم لے کر آئے کہ میں نے اب اس کام کو اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ بروئے کار لانا ہے۔ اس وقت آئے جب ابھی ربوہ آباد ہو رہا تھا اور افریقہ میں رابطے بھی مہینوں بعد ہوتے تھے۔ یہ ہمارے پیارے بزرگ بھائی اور خلافت کے جان نثار سپاہی خلیفہ وقت کے اشارے پر چلنے والے ہر فیصلہ جو خلیفہ وقت کی طرف سے آئے اسے شرح صدر سے قبول کرنے والے خلیفہ وقت کے چھوٹے چھوٹے حکم بلکہ خواہش کی تکمیل کے لئے بھی بے چین رہنے والے تھے۔ میں نے جب آٹھ سال سے زیادہ عرصہ گھانا میں ان کے ساتھ کام کیا ہے اس وقت بھی خلافت کے ساتھ تعلق میں ایسا ہی انہیں دیکھا جیسا کہ میں بیان کر چکا ہوں اور خلافت کے بعد میرے ساتھ بھی اطاعت و فرمانبرداری اور وفا کے اس معیار میں انہوں نے سرمو فرق نہیں آنے دیا۔

جیسا کہ آپ جانتے ہیں گزشتہ دنوں وہاب آدم کی وفات ہوئی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس خادم سلسلہ کا خدمت سلسلہ کا عرصہ نصف صدی سے زائد پر پھیلا ہوا ہے۔ ان کی خدمات اور ان کی شخصیت اور ان کے کردار اور ان کی وفاؤں کے قصوں کو مختصر وقت میں بیان نہیں کیا جا سکتا ہے۔ بہر حال کچھ باتیں میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں جس سے ان کی سیرت کے بعض پہلو نمایاں ہوتے ہیں۔

آپ کو 1952ء میں جامعہ احمدیہ ربوہ میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے بھجوا دیا گیا۔ 1960ء میں آپ نے جامعہ احمدیہ ربوہ سے شاہد کی ڈگری حاصل کی۔ واپس گھانا گئے اور وہاں آپ کا مختلف جگہوں پر بطور ریجنل مشنری تقرر ہوا۔ 1969ء تک اس ریجن میں جو پہلی ریجن تھی برونگ آہافو Brong Ahafo وہاں آپ نے خدمت کی توفیق پائی۔ اس کے بعد سالٹ پون گھانا میں جامعۃ المبشرین کے پرنسپل بنے۔

اس کے بعد 1971ء میں وہاب صاحب کی تقرری یوکے میں بطور نائب امام مسجد فضل لندن ہوئی۔ 1974ء تک یہ ذمہ داری ادا کی آپ نے۔ 1975ء میں آپ کو امیر و مشنری انچارج گھانا مقرر کر دیا گیا اور تقریباً 39 سال وفات تک یہی خدمت سرانجام دیتے رہے۔

بعض اور سعادتیں جو ان کے حصے میں آئیں۔ (وہ یہ ہیں کہ) سب سے پہلے افریقن مرکزی مشنری وہاب صاحب تھے۔ سب سے پہلے گھانین امیر و مشنری انچارج یہ تھے۔ سب سے پہلے افریقن احمدی جنہیں حضرت خلیفۃ المسیح کی نمائندگی میں بطور امیر مقامی ربوہ بننے کی سعادت حاصل ہوئی وہ یہ تھے۔ سب سے پہلے افریقن مرکزی مشنری جنہیں یورپ میں خدمت کی توفیق ملی وہ یہ تھے۔ پھر سب سے پہلے افریقن جنہیں مجلس افتاء کا اعزازی ممبر بننے کی توفیق ملی وہ وہاب صاحب تھے۔ ان کو مرکز کی نمائندگی میں مختلف ممالک جیسے کینیڈا جرمنی بینن مالی آئیوری کوسٹ نائیجیریا برکینا فاسو لائبیریا سیرالیون جمیکا کے دورے جات کی توفیق ملی۔ ان کو اسلام اور رنگ و نسل میں امتیاز اور اسلام اور عیسائیت کے بارے میں ریسرچ اور مضامین لکھنے کی توفیق عطا ہوئی۔ اپنی والدہ کے نام پر انہوں نے ایک فاؤنڈیشن بھی جاری کی ہے جو ضرورت مندوں کی مدد کرتی ہے۔ جماعت احمدیہ گھانا نے ان کے دور امارت میں اللہ کے فضل سے بڑی ترقی کی ہے۔ اللہ کے فضل سے کچھ تو سکول پہلے تھے کچھ اور کھلے۔ کچھ اسٹیبلش ہوئے نئے سرے سے مزید ان میں بہتری پیدا ہوئی۔ جماعت احمدیہ کے چار سو سے زائد سکول ہیں اس کے علاوہ ٹیچر ٹریننگ کالج جامعۃ المبشرین جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل یہ نمایاں ہیں۔ اسی طرح سات بڑے ہسپتال ہیں دو ہومیو پیتھک کلینک ہیں جو خدمت کر رہے ہیں گھانا میں۔ اس کے علاوہ رفاح عامہ کے کام جاری ہیں۔ الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا میں جماعت کو غیر معمولی مقام ملا ہے۔ گھانا کی دو مشہور شاہراہیں جو ہیں ان پہ انہوں نے بڑی کوشش سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بڑی بڑی تصویریں آویزاں کروائی ہیں اور ہر آنے جانے والا وہ دیکھتا ہے اور نیچے لکھا ہوا ہے۔ جس مسیح کے آنے کا انتظار تھا وہ آ گیا اور وہ یہ ہیں۔ اس طرح یہ کھل کے وہاں تبلیغ بھی کر رہے ہیں۔

ان کو جو دنیاوی اعزازات ملے وہ یہ ہیں کہ کوریا میں انٹر ریلجیئس Inter Religious اور انٹرنیشنل فیڈریشن فار ورلڈ پیس امریکہ کی طرف سے امن کے لئے بے لوث اور شاندار خدمات کی بناء پر Ambassador for Peace کا اعزاز دیا گیا۔ اسی طرح گورنمنٹ آف گھانا کی طرف سے امیر صاحب گھانا کو ان کی شعبہ تعلیم صحت زراعت اور ملکی امن و استحکام کے اعتراف میں ایک اہم ملکی اعزاز Companion of the Order of the Volta سے نوازا گیا۔

پھر 10 رنومبر 2007ء کو آپ کی قابلیت کے اعتراف میں ملک کی ایک بڑی یونیورسٹی یونیورسٹی آف کیپ کوسٹ نے پی۔ ایچ۔ ڈی کی اعزاز ڈگری سے ان کو نوازا۔ یہ ہیں نیک نیتی سے کئے گئے وقف کی برکات کہ دین کی خدمت کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے انہیں دنیاوی اعزازات سے بھی نوازا۔ اگر وقف نہ ہوتے تو پتا نہیں کوئی اور کام کر رہے ہوتے اور کسی کو پتا بھی نہیں ہونا تھا کہ کون ہیں وہاب صاحب۔ پھر انٹرنیشنل سطح پر ان کی ذمہ داریاں درج ذیل ہیں۔

سینٹر فار ڈیموکریٹک ڈیویلپمنٹ گھانا Centre for Democratic Development (CDD),Ghana کے ممبر تھے۔ Ghana Integrity Initiative کے وائس چیئرمین تھے۔ نیشنل پیس کونسل National Peace Council کے ممبر تھے اور اس میں بڑا کردار ادا کیا وہاں کی سیاسی حکومتوں کو آپس میں امن سے حکومت جاری رکھنے کا۔ کوفاؤنڈر (Co-Founder) اینڈ نیشنل پریذیڈنٹ فار کونسل آف ریلیجنز تھے اس میں مختلف مذاہب کی لوگوں کی نمائندگی تھی۔ نیشنل reconciliation کمیشن کے ممبر رہ چکے تھے۔

ایسی بیکو آرتھر نائب صدر مملکت یہ کہتے ہیں کہ وہ ہماری قوم کا ایک عظیم الشان رہنما تھا۔ حکومت گھانا اس عظیم الشان رہنما کی وفات پر ان کے اہل خانہ اور احمدیہ مسلم مشن کے ساتھ غم میں برابر کی شریک ہے۔ ہم میں سے بہت سے مولوی وہاب آدم کو ان کی اس ملک میں امن کی فضا پیدا کرنے کی کوششوں کے لئے ہمیشہ یاد رکھیں گے۔ اسی طرح انکی اور احمدیہ مسلم مشن کی جس کی انہوں نے کئی سال تک قیادت کی ہے تعلیم کے فروغ کے لئے کی گئی کوششوں کو بھی فراموش نہ کر سکیں گے۔ سکالر اور مذہبی رہنما کو غمگین دل کے ساتھ الوداع کہتے ہوئے دعا گو ہیں کہ جس امن کے قیام کے لئے انہوں نے کوشش کی تھی وہ ہمارے ملک میں قائم و دائم رہے۔

وزارت خارجہ کے نمائندہ حاجی محمد گاڈو صاحب جو کہ گورننگ کونسل اور گھانا کونسل مذاہب برائے امن کے نائب چیئرمین ہیں کہتے ہیں۔

ہم نے مسلم کمیونٹی گھانا کا ایک بڑا ستون کھو دیا

(باقی صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان